اس کتاب کو اہل سنت ملاحظہ نہ فرمائیں اور نہ خرید کریں

977

بنیاد اعتقاد

مصنفہ حجۃ الاسلام جناب مفتی السید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ

بحسن سعی احقر الزمن سید ریاض الحسن موسوی تاجر کتب چوک لکھنؤ

در مطبع حسینی بازار راجہ لکھنؤ مطبع شد

تعداد طبع ...... (۱۰۰۰)

مثنوی بنیاد اعتقاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از سپاس و حمد خدائے کبریا
نعت و درود سید سردار انبیا

تعریف و مدح حیدر کرار کیجیے
وصف و ثنائے عترت اطہار کیجیے

لکھتا ہوں اسکے بعد کچھ اب بے تکلف اصول
یعنی طریق پیروی عترت رسول

ماہر زبان ہند کے واللہ میں نہیں
ہندی کے روزمرہ سے آگاہ بھی نہیں

تازی و فارسی کی تو کچھ مشق بھی ہوئی
ہندی کی مجکو فکر نہ آہنگ کبھی ہوئی

شاعر کبھی تو ذکر خط و خال کرتے ہیں
گاہے شتابہ آرزوے مال کرتے ہیں

ہے ذکر اس رسالہ میں اصل اصول کا
بنیاد اعتقاد اسے کہیے تو ہے بجا

جو کچھ ہوا ہے نظم بقصد ثواب ہے
اطفال اور نسا کے لیے یہ کتاب ہے

منظور علم و فضل کا اظہار کچھ نہیں
تعریف مجکو خلق کی درکار کچھ نہیں

مضمون کا ہے خیال کہ مذہب [illegible] ہو
الفاظ میں تناسب شعری ہوا نہ ہو

ہوتا نہیں شمار مری سیئات کا
شاید یہی وسیلہ ہو میری نجات کا

آیا ہے چند بیت مین کچھ ذکر اہلبیتؑ — ہو جائے گر قبول تو کافی ہی ایک بیت

لکھنا ہی میرا کام ترا کام فہم ہی — کرتا ہون وہ کلام کہ جو عام فہم ہی

اس سے غرض نہین ہی کہ بیجا سخن نہو — نے اس سے ہی مفاد کہ اظہار فن نہو

تصنیف کم سنی مین کیا اس کتاب کو — یہ ہدیہ ردیہ دیا شیخ و شاب کو

دیکھے بہت رسالے حدیث و کلام کے — لکھے ہین چند حرف مناسب مقام کے

گر ترجمہ مین مجھ سے ہوئی ہو خطا کہین — اصلاح کی امید ہی خوردہ کی جا نہین

ہے کون سا بشر کہ مبرا خطا سے ہی — عصمت فقط عنایت و لطف خدا سے ہی

توحید

پہلے خدا کو جان کہ کیا اسکی ذات ہے — ہستی یہ جسکی شاہد کائنات ہے

خالق ہی لامکان ہی بدن سے بنا نہین — زندہ ہی اسکی ذات کو ہرگز فنا نہین

قادر ہر ایک چیز پہ ہی چاہے جو کرے — بے اضطرار ایسے جہان چاہی تو کرے

سنتا ہی دیکھتا ہی نہ بے آنکھ کان سے — کرتا ہے وہ کلام نہ لیکن زبان سے

دانا ہر ایک امر کا ہی بیخبر نہین — تنہا ہی لاشریک ہی آتا نظر نہین

کچھ شک نہین ہی ارض و سما کے وجود مین — پھر شک و شبہہ کیا ہی خدا کے وجود مین

کیونکر ہو کام فاعل مختار گر نہ ہو — بنتا نہین مکان کوئی معمار گر نہ ہو

یہ ماہ و آفتاب و زمین و فلک دلا — کب ہوے ہین آپ سے کیونکر کہون بھلا

صحرا و کوہ و معدن و دریا کو دیکھئے — یہ صنعت طرح طرح کی ہی جس جا کو دیکھئے

پھولون مین میوون مین یہ کیا آب و رنگ ہے — حیرت یہی جسکو دیکھ کے اور عقل دنگ ہے

صنع خدا یہ ساری خدائی گواہ ہے — انسان تو خود نمونۂ صنع الٰہ ہے

محتاج اپنے غیر کا خالق کو گر کہو
پھر فرق کچھ بھی خالق و مخلوق میں نہو

بے مثل و بے نیاز اُسے جانتے ہیں ہم
دیکھا نہیں ہی عقل سے پہچانتے ہیں ہم

ہوتا اگر شریک و شبیہ خدا کوئی
اپنا رسول وہ بھی یہاں بھیجتا کوئی

سُورج پہ آدمی کی ٹھہرتی نہیں نظر
دیکھے خدائے پاک کو کسطرح سے بشر

عدل

راضی نہیں ہے کفر و گناہ و فساد کا
کرتا ہی قصد خیر کا اور عدل و داد کا

مسئلہ عینیت صفات

ہی علم اسکو قبل ہی سب کائنات کا
زائد نہیں ہی ذات پہ ہی عین ذات کا

صورت ہمارے دل میں جو آتی ہی خبر کی
آنے سے اسکی ہوتی ہی صورت تمیز کی

ہوتا نہیں بغیر تصور کے علم شئے
علم خدا میں اسکی فقط ذات کافی ہی

جبتک نہ آئی صورت علمیہ ذہن میں
ہوتا نہیں ہی علم کسی چیز کا ہمیں

لیکن خدا کے علم میں یہ بات کچھ نہیں
صورت نہیں نہ ذہن بجز ذات کچھ نہیں

صورت یہاں پہ کشف جو اسرار کرتی ہی
خالق کی ذاتِ پاک وہی کار کرتی ہی

قوت ہماری ذات پہ زائد ہی بیگمان
ہو جائیں جب علیل تو قوت رہی کہاں

ذاتِ خدا سے قوت و قدرت نہیں جدا
کرتا ہی اپنی ذات سے افعال سب خدا

کرلے قیاس اسیطرح اے طبع نکتہ بیں
عینیتِ صفات کے معنی یہی ہیں بس

مسئلہ جبر و اختیار

بندوں کو نیک و بد سے خبردار کر دیا
تفویض کی نہیں ہی نہ بیکار کر دیا

بندے کو اختیار دیا ہے امور پر
کرتا نہیں عذاب کسی بے قصور پر

لکھے گئے ہین گرچہ علم الٰہی مین خیر و شر | ان کامون مین قضا و قدر کا نہین اثر

تاثیر گر قضا کی ہو ہر کاروبار مین | کاہیکو پھر عذاب ہو دار القرار مین

قاتل سے حکم کا ہیکو ہو انتقام کا | کیا عیب ہے جہان مین فعل حرام کا

لیکن امور خیر مین توفیق ہوتی ہے | لطف خدا نہ ہووے تو تعویق ہوتی ہے

تقدیر ایک وہ ہے جو ٹلتی نہین کبھی | تدبیر اسکے سامنے چلتی نہین کبھی

اور دوسری کے حکم مین تغیر ہوتی ہے | جو کار نیک کیجئے تاثیر ہوتی ہے

نبوت

پیدا کیا ہے ہمکو عبادت کیواسطے | بھیجا پیمبرون کو ہدایت کیواسطے

پیغمبرون پہ سہو و خطا کچھ روا نہین | کوئی گناہ عمر بھر اُن سے ہوا نہین

قرآن مین جن پیمبرون کے نام ہین لکھے | ان سب کا اعتقاد بہ تفصیل چاہیے

اور جنکا ذکر حق نے مفصل کیا نہین | ان سب کا نام جاننا لازم ہوا نہین

تورات حق نے حضرت موسیٰ کو کی عطا | انجیل دی مسیح کو فرقان ہمین دیا

داؤد کی کتاب الٰہی زبور ہے | ان چارونکا یقین بھی ہمکو ضرور ہے

اب ذکر مصطفےٰ کا کرون آب و تاب سے | بہتر جہان مین کوئی نہین اُس جناب سے

منسوخ اُن سے ہوگئے سب دین سربسر | تا حشر اُن کا دین رہے گا زمین پر

اعجاز سے جو جانب مہتاب رخ کیا | اک انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے کر دیا

معراج اُس مکان مین ہوئی آسمان پر | جبرئیل کا گزر بھی نہ تھا جس مکان پر

قرآن بھی معجزہ ہے جناب رسول کا | ہے اُس مین آب و رنگ رسالت کے پھول کا

لبریز ہے تمام خبر ہاے غیب سے | خالی ہے مثل ذات خدا عیب و ریب سے

ہے وہ فصاحت اس مین کہ جو لاجواب ہے
لاریب یہ کتاب خدا کی کتاب ہے

اجداد مصطفےٰ کے موحد تھے سب کے سب
کرتے تھے اپنے طور پہ وہ بندگی رب

والد علیؑ کے نام ابوطالبؑ اُن کا تھا
مسلم تھے اور ناصر پیغمبرؐ خدا

ذکر امامت

جب مصطفیٰ نے دار فنا سے سفر کیا
حیدرؑ کو اپنے بعد امیر شہ کیا

فرمایا چھوڑے جاتا ہون مین اہلبیت کو
جو انکی راہ پر ہو وہ گمراہ کبھی نہ ہو

مشہور ہے حدیث بھی خم غدیر کی
ظاہر خلافت اُس سے ہے حضرت امیرؑ کی

اخبار بیشمار ہین لکھون مین تا کجا
حاصل یہ ہے کہ کہتے تھے پیغمبر خدا

ہے میرے بعد تم پہ سراسر علی کا حکم
جس پر ہے میرا حکم ہے اُس پر علیؑ کا حکم

ہارون کا جو مرتبہ موسیٰ کے بعد تھا
ہے وہی میرے بعد علیؑ کا بھی مرتبہ

ذکر امام اوّل

پہلے امام شیعون کے ہین مرتضےٰ علی
جنکو پکارتے ہین مصیبت مین یا علی

وہ مصطفےٰ کے بھائی ہین داماد اور وزیر
ہین علم و زہد و جود و سخاوت مین بے نظیر

جو کچھ کہا خدا نے نبی نے بیان کیا
جو راز تھا نہان وہ علی نے عیان کیا

وہ ہے علی کہ جس کا سلونی کلام تھا
سینہ مین جسکے علم لدنی تمام تھا

نازل ہوا ہے شان مین حضرت کے ہل اتیٰ
جبریل نے انھین کے کہا حق مین لافتی

تھے مصطفےٰ کے لب پہ مناقب امیر کے
قرآن مین بھرے ہین مراتب امیر کے

تنہا لڑے ہین آپ ہمیشہ ہزار سے
قائم کیا ہے دین نبی ذوالفقار سے

حیدرؑ وہ ہے کہ دست خدا جسکا ہے علم
جس نے کہ دوش پاک نبیؐ پہ رکھا قدم

نفس نبیؐ ہو دین کا شہنشاہ ہو وہی
غالی کا ہے گمان کہ اللہ ہی وہی

ہر گرچہ یہ گمان غلط کفر ہے غلو
لیکن نہیں علیؑ کے فضائل میں گفتگو

بندے تھے وہ خدا کے اگرچہ خدا نہ تھے
حق اُنکے ساتھ تھا کہ وہ حق سے جدا نہ تھے

حیدرؑ وہ تھے کہ کرتے تھے جو طاعتِ خدا
دہشت سے کانپتا تھا بدن سر سے تا بہ پا

مطلق خبر نہ رہتی تھی اعضائے جسم سے
نزدیک تھا کہ روح نکل جائے جسم سے

شق کرکے جسم پاک کو پیکان نکال لی
حضرت کو کچھ خبر نہ ہوئی اپنے زخم کی

عبدالحمید معتزلی کا یہ کلام ہے
کرتا ہوں مدح شاہ کی اچھا کلام ہے

کہتا ہوں کیا رقم کروں حیدر کی شان میں
آئے ہیں کب علیؑ کے فضائل بیان میں

اعدا کہا کیے ہیں برا اُن کو سالہا
کرتا تھا جو کہ مدح علیؑ مارا جاتا تھا

سچی تو یہ حدیثیں نہ پڑتی تھیں کانمیں
جھوٹی حدیثیں بنتی تھیں غیروں کی شان میں

حضرت کا رتبہ دوست و دشمن چھپاتے تھے
وہ بغض و دشمنی سے تو یہ خوف جان سے

اسپر بھی کیسا شہرۂ فضل و کمال ہے
شمع خدا کو گل کرے کس کی مجال ہے

روشن ہی اُنکے نور سے کون و مکان ہنوز
پر ہے ثنا سے اُنکی زمین و زمان ہنوز

دشمن تھے ان کے عائشہؓ بوبکرؓ اور عمرؓ
عثمان اور معاویہ ان سب پہ لعن کر

ملجم کا بیٹا محو تھا عشق قطام میں
حیدر کو اُسنے مارا ہے ماہ صیام میں

حضرت نے اُسکے ساتھ بدی کی تھی کچھ نہیں
لعنت ہے اُسپہ سب سے شقی تر تھا وہ لعین

ذکر عائشہ

دی تھی خبر رسول علیہ السلام نے
ازواج سے کہا تھا یہ خیر الانام نے

تم میں سے ایک لڑنیکو حیدر سے جائیگی
آواز سگ مقام میں حواب آئیگی

جو اُسکا ساتھ دینگے وہ ہوینگے سب ہلاک
پھر عائشہ سے کہنے لگے رہیو خوفناک

باہر نہ میرے بعد کہین گھر سے جائے تو
ایسا نہو کہ لڑنے کو حیدرؑ سے جائے تو

عثمان سے ہمیشہ تھی نالان عائشہ
دیتی تھی اُسکے قتل کا فرمان عائشہ

جب قتل وہ ہوا تو ادھر فساد بن گئی
لڑنے علیؑ سے چھوڑ کے اپنا وطن گئی

تھے ساتھ اس ضعیفہ کے ملعون کئی ہزار
سب فوج گرد تھین وہ اونٹ پر سوار

خواب اُسکے کتّے عو عو د فریاد کرتے تھے
یہ سگ نہ کچھ سمجھتے تھے بیداد کرتے تھے

زخمی ہوا شتر بھی بہت سینے چھن گئے
بانون کٹے جو اُسکے لعین بانون بنگئے

ذکر طلحہ و زبیر

طلحہ زبیر دونون بڑے نابکار تھے
دشمن علیؑ کے عائشہ کے دوستدار تھے

پہلے تو آکے دونون نے بیعت علیؑ سے کی
پھر عائشہ سے ملکے عداوت علیؑ سے کی

ساتھ اُسکے آئے لڑنے کو حیدرؑ سے وہ شقی
سنّی یہ جانتے ہین کہ تھے دونون جنتی

ذکر ابوبکر و عمر

جب مبتلا ہوئے مرض الموت مین نبیؐ
اک فوج جنگ روم کی جانب روانہ کی

سرداری کا اسامہ کو نام و نشان دیا
بوبکر اور عمر کو بھی ساتھی روان کیا

چاہا کہ شہر پاک ہو بغض و کینے سے
جو دشمن علیؑ ہین وہ نکلین مدینے سے

تا بعد انتقال رسالت مآبؐ کے
رخنہ نہوئے مرتبہ مین بوترابؑ کے

کہتے رہے رسول خدا جلد جائین سب
اور جو نہ جائے لعن خدا اُسپہ و غضب

تا مرگ مصطفیٰؐ کی زبان پر یہی رہا
کب سنتے تھے کلام پیمبرؐ وہ اشقیا

جانا کہ اب نبی کا دم واپسین ہے ‌ ‌ ہرگز نہ اس مرض سے بچینگے یقین ہے

جو شہر مین رہین تو خلافت ملے ہمین ‌ ‌ روئے زمین کی ساری حکومت ملے ہمین

آخر رہے رسول کی لعنت قبول کی ‌ ‌ دی بعد مرگ روح کو ایذا رسول کی

دیتے تھے غسل نعش مطہر کو مرتضےٰ ‌ ‌ کرتے تھے دفن و کفن پیمبر تو مرتضےٰ

بوبکر اور عمر تھے کچھ اور ہی خیال مین ‌ ‌ کب جیتے تھے شریک مصیبت کے حال مین

چھپتا تھا ایک قوم کا دوڑ سے دھر مین ‌ ‌ تدبیر تھی یہی کہ خلافت ملے ہمین

یہان اہلبیت مین غم و ماتم ہوا کیا ‌ ‌ بوبکر کو عمر نے خلیفہ بنا دیا

توڑا کسی کی تیغ کو گالی کسی کو دی ‌ ‌ روندا کسی کو پاؤن سے بیعت بزور لی

کہتا رہا اسامہ کہ تجکو ہے مجھ سے کام ‌ ‌ ہے زیر حکم میرے کہان بنا امام

سنتا تھا کب کسی کی ابو بکر بے حیا ‌ ‌ کیا ڈر کسی کے طعن سے مطلب تو مل گیا

چھینا علی کے حق کو بنا وہ شقی امام ‌ ‌ جب تک جیے امام رہے غم مین صبح و شام

تا زندگی فاطمہ گھر مین رہے علی ‌ ‌ بعد از رسول ان سے بھی بیعت عمر نے لی

پہلے تو کچھ تھا پاس رسالت پناہ کا ‌ ‌ پھر کون تھا کہ ہوتا مددگار شاہ کا

سب جانتے تھے مرتبہ حضرت امیر کا ‌ ‌ چھپتا کہین بھی نور ہے بدر منیر کا

کہتا تھا خود کہ ترک کرو مجکو تم کہین ‌ ‌ ہوتے علی کے ہوتے فضیلت مجھے نہین

لیکن لگا جو مرنے خلافت عمر کو دی ‌ ‌ تا بعد مرگ کے بھی پہنچتی رہی بدی

جس روز جانشین نبی وہ لعین ہوا ‌ ‌ شیطان کو خوشی ہوئی برباد دین ہوا

کچھ خوف تھا نہ اسکو جناب رسول کا ‌ ‌ کرتا تھا کب لحاظ علی و بتول کا

جب حضرت رسول کا تھا وقت آخری ‌ ‌ مانگی قلم دوات عمر نے نہ دینے دی

فرمایا تھا کہ لکھون گا مین ایسے امر کو
کہنے لگا خلیفہ کہ شدت ہے درد کی
سمجھا علی کو کرتے رہے ہین سدا وصی
القصہ بعض کہتے تھے لادو قلم دوات
اصحاب مصطفےٰ مین عجب شور و غل ہوا
حضرت نے حال دیکھا ہوئے کچھ اداس سے
دیکھو تو کفر و بے ادبی سے کلام کو
مشہور ہے جہان مین خلق محمدی
لیکن عمر سے خلق نبی کا بھی تنگ تھا
ابن ابی الحدید نے ہے اس طرح لکھا
لکھتے ہین شخصون سے محدث بڑے بڑے
مانع اس امر کے ہوئے سدا انبیا
تھی جاری اس پلید کی عادت اسیطرح
سُنت پہ اپنی قائم و دائم تھا وہ خبیث
جمع الجوامع ایک سیوطی کی ہے کتاب
اک شخص تھا نماز حق بے نیاز مین
اُس نے کہا اشارے سے بیٹھا اس مقام پہ
کسو جسے زمانہ مین ایذا یہ مجھکو دی
اُس شخص نے کہا کہ خبیث تو ہوا خفا

تا جسکے بعد تمکو ضلالت کبھی نہ ہو
بیہودہ واہیات یہ باتین ہین مردکی
لکھدین گے صاف ہوئے خلیفہ مراعلی
بعضون نے مان لی عمر بے حیا کی بات
گویا کہ چوک خانہ بختم الرسل ہوا
غصّہ سے تب کہا کہ اُٹھو میرے پاس سے
ناخوش کیا رسول علیہ السلام کو
قرآن مین جسے کہ بزرگی خدا نے دی
کتا تھا یا نھنگ تھا دل تھا کہ سنگ تھا
ہوتا تھا جب خلیفہ خفا کاٹے کھاتا تھا
پیشاب کر رہا تھا خلیفہ کھڑے کھڑے
لیکن نہ اسکے قول پہ اُس نے عمل کیا
کرتا ہے جو دبر کی حفاظت اسی طرح
لکھی ہے سُنیون کی کتابون مین یہ حدیث
لکھی ہے اسمین نقل یہ اُس نے بآب و تاب
کوڑا اسے عمر نے لگایا نماز مین
جب پڑھ چکا نماز تو بولا کہ اے عمر
بولا کہ بعد عصر نماز اور کیون پڑھی
پڑھتے تھے یہ نماز اسی وقت مصطفےٰ

پر حیف ہے یہ اُن سے نہ پوچھا کہ ای لعین
بدعت ہے یہ عمر کی نبی نے پڑھی نہین
کوڑے سے مارنا بھی عمر کا شعار ہے
مارا ہے تازیانہ شقی نے بتول کو
دروازۂ علیؑ پہ جو وہ شعلہ خو گیا
توڑا در مدینۂ علم نبیؐ کا در
نار یکو خوف آتش عقبےٰ کا کچھ نہ تھا
آل نبیؐ پر گروہ نہ کرتا یہ ظلم و جور
جبتک رہا تو کہتا تھا مشکل جو پڑتی تھی
آثار موت اپنے جو آئے اُسے نظر
اُنہین کیا شمار جناب امیرؑ کو
عثمان کے شریک تھے اُنہین سے دو شقی

پڑھتے تھے کب نماز تراویح کو نبیؐ
تعزیر کا وہ آپ سزاوار تھا [illegible]
منشا ہر ایک شر کا وہی نابکار ہے
ایذا سے جسکے ہوتی ہے ایذا رسول کو
آنے مین کچھ جو دیر ہوئی آگ ہو گیا
سرگرم اسپہ تھا کہ جلائے علیؑ کا گھر
پاس و لحاظ فاطمہؑ زہرا کا کچھ نہ تھا
جرأت نہ اہلبیت پہ کرسکتا کوئی اور
ہوتا عمر ہلاک نہ ہوتے اگر علیؑ
ٹھہرائے مشورے کو خلافت کے چھ نفر
محروم پھر بھی رکھا نبیؐ کے وزیر کو
ملکر کے ان لعینون نے بیعت بزور لی

عثمان بنا خلیفہ تو ممبر پر چڑھ گیا
ممبر پہ جا کے بیٹھا نبیؐ کے مقام مین
کہنے لگا کہ دو تو خلیفہ جو پہلے تھے
قوال تھے وہ دونون کہ باتین بناتے تھے
ہرچند کوئی خطبہ مہیا نہین ہے اب

بو بکر اور عمر کے بھی رتبہ مین بڑھ گیا
ہونے لگی زبان کو لکنت کلام مین
خطبہ درست کرکے وہ لاتے تھے پہلے سے
میری طرح سے فعل نہ ان سے بن آتے تھے
بعد اسکے خطبہ اور دنون مین سنوگے سب

خطبہ نہ پڑھ سکا یہی کہکر اوتر گیا
قوم بنی امیہ سے یہ نابکار تھا
جو جو کہ دوستدار رسالت پناہ تھا
جنسے کہ مصطفےٰ کو نہایت ملال تھا
مروان ایک دشمن خیر الانام تھا
پیغمبر خدا کا چڑاتا تھا منہ شقی
کی بد دعا ہوئے جو خفا سرور زمن تو
دولتسرا مین جاتے تھے جب سید انام
حجرے کے پاس جاکے وہ سنتا تھا کان دھر
ہرگز وہ باز آتا نہ تھا بغض و کینہ سے
عثمان نے حکم کو بڑا مرتبہ دیا
اصحاب مصطفےٰ مین ابوذر کا مرتبہ
بوذر وہ تھا کہ جسکو غم مال و زر نہ تھا
تھا عمر بھر وہ فاقے مین اور کہنہ دوش تن
عثمان کے زمانہ مین ہوتا تھا ظلم و جور
بوذر نے جبکہ دیکھا کہ جاتا ہے دین حق
دیتا تھا اُسکو طعنہ زبان کی سنان سے وہ
عثمان نے بلایا اُسے ملک شام سے
کرنے لگا بیان حدیثین جو سنی تھین

خفت اٹھا کے اُن کو بھی رسوا ہی کر گیا
ہر دشمن رسول کا وہ دوستدار تھا
ہاتھون سے اُسکے خوار و ذلیل و تباہ تھا
دیتا تھا انکو عزت و تعظیم و مال تھا
باپ اسکا تھا لعین حکم جسکا نام تھا
چلنے مین نقل کرتا تھا حضرت کی چال کی
منہ کج رہا لعین کا پھڑکتا رہا بدن
خلوت مین جو کہ ہوتے تھے ازواج سے کلام
دیتا تھا دشمنون کو پھر ان باتونکی خبر
حضرت نے اُسکو آکے نکالا مدینے سے
مروان کو مقام وزارت عطا کیا
ایسا تھا جیسا حجر مین گوہر کا مرتبہ
ڈر تھا خدا کا اُسکو امیرون کا ڈر نہ تھا
سچا نہ تھا زیادہ کوئی اس سے خلق مین
حاکم بنی امیہ تھے اُنکا تھا دور دور
اس خاصۂ خدا کو ہوا رنج اور قلق
کرتا تھا یون جہاد سنان زبان سے وہ
وہ سامنے بھی باز نہ آیا کلام سے
کہنے لگا خلیفہ کہ تو ہے دروغ گو

حیدرؑ نے یہ سخن جو سُنا اُس جہول سے ۔ کہنے لگے سُنا ہے یہ مینے رسولؐ سے

فرمایا تھا نبی نے یہ بوذر کی شان مین ۔ صادق تر اس سے کوئی نہین ہے جہان مین

آخر کلام شاہ سے یہ ہم ہوا شقی ۔ کہنے لگا کہ خاک تمہارے منھ مین یا علیؑ

حضرت نے بھی جواب مین اُسکو یہی کہا ۔ تاثیر کر گئی شہ مردان کی بد دعا

جس روز اس لعین کو صحابہ نے مارا ہے ۔ اس دن سے مفتیون کا جگر پارہ پارا ہے

بوبکر کا جو بیٹا محمد تھا نیک خو ۔ چھاتی پہ چڑھ کے اُس نے ہلایا داڑھی کو

گھوڑے پہ تین روز خلیفہ پڑا کیا ۔ کُتّے نے ایک پائون بھی اُسکا جدا کیا

جب فکر گاڑنے کی غلامون نے اُسکی کی ۔ دیکھا تو اُسکے منھ مین وہ ناپاک خاک تھی

القصہ کی خلیفہ نے بوذر سے دشمنی ۔ بد مذہب تھا اُسکو تھی حیدرؑ سے دشمنی

سنتا تھا کب علیؑ ولی کے کلام کو ۔ قدغن کی اُس لعین نے صحابہ تمام کو

یعنے کوئی نہ ہوئے ابوذر سے ہمکلام ۔ پاس اُسکے بھی نہ بیٹھنے پائے کوئی مدام

آخر کیا سلوک یہ اُس بیمرد سے ۔ غربت مین اُسکو مارا ہے کس اندوہ و درد سے

جبکہ یہ کوئی اُسکا خدا کے سوا نہ تھا ۔ تھی اک یتیم بیٹی کہ کرتی تھی وہ بکا عوض

جو جو کہ بدعتین ہوئین اُس نابکار سے ۔ باہر ہین حد و حصر و حساب و شمار سے

قرآن بہت سے آگ مین رکھکر جلادئے ۔ پانی مین جوش کرکے بہت سے بہا دئیے

ظلم و ستم کا شور ہوا اُس زمانے مین ۔ نکلی ہو ہجو کی صدا اُس زمانے مین

ذکر معاویہ

نطفہ حرام کا جو وہ حاکم تھا شام کا ۔ جس کا پسر یزید ہے قاتل امامؑ کا

مارا اسی نے اصل میں عثمانؓ کے تئیں
تہمت علیؑ کو قتل کی کرنا تھا وہ لعین

لڑتا رہا امیر علیہ السلام سے ٭
جبتکی کہ جنگ جنگ ہے خیر الانام سے

ممبر پہ لعن ہوتی تھی حیدرؑ کو بر ملا ٭
اس فعل کا رواج دیا اس نے سالہا

جعدہ کو لالچ اس نے زر و مال کا دیا
تب اس نے جام زہر حسنؑ کو پلادیا

اس نے حسنؑ کو زہر کے پانی سے مارا ہے
بیٹے نے شہ کو تشنہ دہانی سے مارا ہے

اک روز مصطفےٰ نے بلایا اسے کہیں
کچھ زہر مار کرنے کو بیٹھا رہا لعین

فرمایا شاہ دین نے کہ بھوک اسکی کم نہو
کھانے سے سیر اس کا کبھی شکم نہو

آخر یہ بد دعائے نبیؐ نے کیا اثر ٭
کھاتا تھا سیروں سیر نہ ہوتا تھا وہ مگر

ذکر جناب سیدۃ النساءؑ

زوجہ علیؑ کی فاطمہؑ بنت رسولؐ ہیں ٭
گیارہ امام جن کے گلستاں کے پھول ہیں

معصومہ بے گناہ نہیں اسکی شان ہے
افضل ہے وہ تمام زنان جہان سے

کرتی رہیں خدا کی عبادت وہ عمر بھر
فاقہ میں رنج و غم میں مصیبت میں کی بسر

جب وہ گئیں رسولؐ کی تسلیم کے لئے
پیغمبر اٹھ کھڑے ہوئے تعظیم کے لئے

عادت یہی ہمیشہ رسول خدا کی تھی
اللہ کسقدر عظمت سیدہؑ کی تھی ٭

منقول ہے نبیؐ سے کتابوں میں یہ خبر
کہتے تھے اسکی شان میں یوں سید البشر

بیٹی ہے میری فاطمہؑ لخت جگر مری
ایذا کسی نے اسکو اگر دی مجھی کو دی

بوبکر جب خلیفہ بنا بعد مصطفےٰ
چھینا فدک کو فاطمہؑ زہرا سے کی جفا

کہنے لگا کہ صدقہ ہے یہ حق ترا نہیں
مال نبیؐ کو ترکہ بنانا روا نہیں

بُستان اہلبیت کو تاراج کر دیا
آلِ نبیؐ کو قوت کا محتاج کر دیا

جبتک جہان میں بنت رسولِ خدا رہی
غمگین رہی ملول رہی اور خفا رہی

تا زندگی خلیفہ سے ہرگز نہ بات کی
پھر کہہ گئیں خبر بھی نہ کرنا وفات کی

شیرِ خدا نے حسبِ وصیت عمل کیا
حاضر ہونے پائیں جنازہ پہ اشقیا

آزردہ جس سے ہوکے گئی دخترِ نبیؐ
ایسے شقی سے راضی نہ ہوگا خدا کبھی

جھوٹا کرے بتول کے دعوے کو جو لعین
صدیق ہم کہیں اُسے ہرگز روا نہیں

ذکر امام دوم و سوم

اور دوسرے امام حسنؑ ہیں یقین کر
بیٹے علیؑ و فاطمہؑ کے سب کے راہبر

اور تیسرے امام ہمارے حسینؑ ہیں
جنکے کہ غم سے خلق میں یہ شور و شین ہیں

یہ دونوں بھائی خاصۂ پروردگار ہیں
یہ دونوں گلشن نبوی کی بہار ہیں

یہ دونوں لاڈلے ہیں رسولِ کریمؐ کے
یہ دونوں گوشوارے ہیں عرشِ عظیم کے

بوسے لیا کئے ہیں نبیؐ انکے صبح و شام
اشتر بنے ہیں ان کے لئے سیدِ انام

ریحان ہیں یہ دونوں گلستانِ خلد کے
سردار ہیں یہ دونوں جوانانِ خلد کے

یہ دونوں تھے شبیہ نبیؐ سر سے تا قدم
لیکن کیا ہے اہل سُنن نے یوں رقم

ان دونوں شاہزادوں پہ جو جو ستم ہوئے
ایسے کسی پہ ظلم زمانے میں کم ہوئے

تھے سر سے تا بہ سینہ حسنؑ مثل مصطفےٰ
شبیر بھی شبیہ تھے از سینہ تا بہ پا

جسمِ حسنؑ میں زہر کا ایسا اثر ہوا
چہرہ تو سبز ہوگیا ٹکڑے جگر ہوا

پہلے کلیجہ ستم سے تراشا امام کا
تیر و نکالا تو وہ پھر گیا لاشہ امام کا

حال حسین تشنہ دہن گر رقم کرون
لازم ہے لاکھ جلد کا دفتر قسم کرون

گل کر دیا نبی کا چراغ مزار حیف
لوٹا چمن علی ولی کا بصد ازار حیف

جب ذبح گوسفند کو قصاب کرتے ہین
معمول ہے کہ پانی سے سیراب کرتے ہین

قطرہ دیا نہ شاہ کو کتنا طلب کیا
پیاسا ہی مارا شمر نے کیسا غضب کیا

گردن جو بوسہ گاہ رسالت پناہ تھی
نیچے عدو کی تیغ کی وہ بوسہ گاہ تھی

پیاسا زن جلاتے تھے مرد کمین مقام مین
آتے تھے سر پہ آگ لئے اُن خیام مین

تھا دوسرا عمر بھی زر پہلے عمر سے کم
یہ قاتل امام تھا وہ بانی ستم

اُس نے تو قصد گھر کے جلانے کا تھا کیا
اس نے نبی کی آل کا خیمہ جلا دیا

وہ سر کہ جس پہ تاج امامت کا تھا شرف
نیزے پہ کربلا سے گیا شام کی طرف

نیچے شقی نے تخت کے رکھوا دیا اُسے
دروازہ خرابہ پہ لٹکا دیا اُسے

ذکر امام چہارم

چوتھے امام حضرت زین العباد تھے
جو کربلا مین قیدی اہل عناد تھے

مشغول تھے عبادت حق مین وہ صبح و شام
ذکر خدا سے کام تھا دنیا سے تھا نہ کام

گھر مین لگی تھی آگ وہ خود تھے نماز مین
مطلق نہ فرق آیا تھا راز و نیاز مین

یوسف گرے جو چاہ مین یعقوب نے تھی
ہر چند وہ نبی تھے مگر خوب روئے تھے

باقر گرے کوئین مین تھے عابد نماز مین
اصلا نہ فرق آیا تھا راز و نیاز مین

لڑکے کی والدہ نے بہت آہ و زاری کی
الغرض نے اسکی جوش کیا بیقراری کی

حضرت کے حق مین بے ادبی بھی کچھ کہا
پر وہ امام حق کی عبادت مین ہی رہا

فرض خدا کو جبکہ بخوبی ادا کیا
لڑکے کو معجزے سے کنوئیں سے رہا کیا

پھیلائے ہاتھ جاکے کنوئیں کے کنارے پر
فرزند کا نکلنا تھا موقوف اشارے پر

فرمایا اسکی ماں سے کہ اے سست اعتقاد
لے اپنا نور چشم کہ دل ہوئے تیرا شاد

ذکر امام پنجم

اور پانچوین محمد باقرؑ کو جان امام
جنکے کہ علم و فضل سے ہے دین کا انتظام

عبد الملک کا بیٹا تھا حاکم ہشام نام
سینے مین اس لعین کے تھا کینہ امام

کرتا رہا ہے بحث امام انام سے جو
کھایا گیا ہے زک وہ کلام امام سے

گھوڑے کو زین زہر سے کسکے ہشام نے
بھجوایا تھا امام دو عالم کے سامنے

ہر چند جانتے تھے امامت کی راہ سے
لیکن نہین ہے چارہ قضائے اله سے

پہنا کفن سوار ہوے گھوڑے پر امام
پہنچا بدن مین آہ اثر زہر کا تمام

سجاد کو شہید کیا ہے ولید نے
اور بعضون نے کہا ہے کہ خود اس پلید نے

اندونون بیچارون کا مروان واد ہے
جسکا کہ کفر و لعنت بیان سے زیاد ہے

ذکر امام ششم

پھر انکے بعد جعفر صادق امام ہین
جنسے کہ فیضیاب سبھی خاص و عام ہین

لاکھون ہوئے ہین انکی ہدایت سے کامیاب
تصنیف اندنون مین ہوئی چار سو کتاب

اسوقت ہیرہ بستہ تھے مجتہدان دین کے
مشہور اس سبب سے ہوا دین جعفری کا

آتا تھا ابو حنیفہ بھی حضرت کے سامنے
ارکان اسکو خوب سکھئے ہین امام نے

منصور اُس زمانے میں اک بادشاہ تھا | بدخواہ اہلبیت رسالت پناہ تھا
قتل امام پر جو ہوا مستعد شریر | بھیجے ہزار شخص کیا ایک کو امیر
اس مرد سے کہا کہ تو جعفرؑ کو قتل کر | لا جلد میرے پاس سر انکا مع پسر
القصہ یہ لعین اُدھر سے رواں ہوئے | آگاہ اس طرف بھی امام زماں ہوئے
بند ہو گئے در پہ شاہ نے دروازہ اوٹھ کے | خود اور اہلبیت دعا مانگنے لگے
آکر کے اس امیر نے ناقوں کے سر لئے | حاکم کے پاس جا کے وہ سر دونوں دھر دیئے
غصہ سے دیکھ کر کے لگا کہنے وہ لعین | یہ تو سر اونٹ کے ہیں سر آدمی نہیں
کی عرض اس نے کیا کہوں جو گیا وہاں | آنکھوں میں میرے آیا اندھیرا نا گہاں
یہ دونوں ناقے آئے مجھے اس طرح نظر | جیسے کہ ایک جعفر اور ایک انکا پسر
اپنے گمان میں وہ دونوں کو میں مار آیا ہوں | معلوم اب ہوا کہ سر حیوان لایا ہوں
منصور اس کلام کو سُن کے کچھ ڈرا | کہنے لگا کسی سے یہ کہیو نہ ماجرا
کرتا رہا یہ قصد یہ تکرار وہ لعین | دیکھا کیا ہے معجزہ ہر بار وہ لعین
لیکن یہ اسکو خوف تھا خالق کے قہر سے | آخر اُسی نے مارا ہے حضرت کو زہر سے

ذکر امام ہفتم

اب تو ہیں امام کا لے نام با ادب | موسیٰ تو انکا نام ہے کاظم ہوا لقب
صالح بھی انکو کہتے تھے صابر بھی کہتے تھے | ظلموں کو سہتے تھے وہ عبادت میں رہتے تھے
ہارون کے قید میں جو وہ عالیجناب تھا | ذکر خدا کا کچھ نہ انھیں اضطراب تھا
پڑھتا تھا جبکہ فضل کبھی پشت بام پر | پڑ جاتی تھی نگاہ عجب اُسکی امام پر

پوچھا کسی سے اک دن اُس نے کہ اے عزیز
روزن سے دیکھ کے یہ اُس شخص نے کہا
کہنے لگا کہ غور سے تو کر ذرا نظر
بولا کہ کون شخص ہے تو جانتا نہیں
پھر خود کہا یہ موسیٰ کاظمؑ ہیں خاک پر
ہوتا ہے جب زوال کا وقت آفتاب کا
تا شام ذکر ایزدِ دادار کرتے ہیں
ہرکارے اُس لعین کے متعین جو وہاں تھے
حضرت سے جو اندرون میں مناجات کرتے تھے
یارب میں تجھ سے کرتا تھا یہ آرزو مدام
بھیجا کر دلکو کوئی تردد کی جا نہ ہو
صد شکر ہے کہ ایسی جگہ تو نے دی مجھے
زندان میں رہے ہیں اسی طرح سالہا
اعجاز دیکھ کے کبھی ڈرتا تھا لعین
آخر اسی نے زہر دیا ہے امام کو
بھیجا حکیم درد میں خود مبتلا کیا
ظاہر میں دفن و کفن بھی ہارون نے کیا
ہر چند تھے مدینہ میں فرزند آ گئے
پوشیدہ آئے خوف سے اور مستردہ ہو گئے

بتلائیے دکھائی دیتی ہے اس گھر میں کون چیز
ہے جامۂ سفید زمین پر پڑا ہوا
اُس نے کہا کہ ہے کوئی سجدے میں خاک پر
آقا ہے یہ تیرا حیف کہ پہچانتا نہیں
کرتے ہیں سجدہ صبح سے تا وقت دوپہر
کرتا ہے اطلاع غلام اُس جناب کا
بعد از نماز شب کو کچھ افطار کرتے ہیں
کرتا ہے ایک اُنہیں کا اسطرح سے بیان
اکثر سنا ہے میں نے کہ یہ بات کرتے تھے
الٰہی مجکو تیری عبادت کا اک مقام
جس جا کہ کوئی تیرے سوائے خدا نہ ہو
جو میری آرزو تھی الٰہی ملی مجھے
ہارون کو قصد قتل کا اُن کے بہت رہا
بدنامی کا خیال کبھی کرتا تھا لعین
پر اسطرح کہ ہوئے نہ ظاہر عوام کو
جب ہو گئے شہید تو ماتم بپا کیا
پر دفن کرتے ہی گئے اماموں کو اوصیا
دم بھر میں آئے معجزے سے پاس باپ کے
والد کو دفن کر کے مدینے میں پھر گئے

ذکر امام ہشتم

ہین آٹھوین امام رضاؑ دین کے بادشاہ
مامون نے شہید کیا انکو بے گناہ

عالم ہر ایک طرف کے آتے تھے اُنکے پاس
حضرت سے بحث کرتے ہی ہوتے تھے بد حواس

جسکو بڑا گھمنڈ تھا الزام کھاتے تھے
کافر جو زک اوٹھاتے تھے ایمان لاتے تھے

اِک دن ہر ایک دین کو حضرت نے رد کیا
مامون نے اُن سے بیٹی کو تب نامزد کیا

جب وہ لعین مان گیا اُس امام کو
کرنے لگا سپرد خلافت کے کام کو

جانا امام نے کہ کرے گا دغا لعین
یہ بات بد فریب کی کچھ بیجا نہین

یوسف نبی کے بیٹے تھے اور خود بھی تھے نبی
کی تھی اُنھون نے فکر بکار ملک و مال کی

حضرت کے مرتبہ پہ ذرا کیجئے نظر
مانا نہ سلطنت کو کہا اُس نے کس قدر

جب حضرت رضاؑ نے نیابت کی قبول
کرنے لگا یہ عرض کہ اے نائب رسولؐ

اپنا ولی عہد کیا مین نے آپ کو
ہر شئے کا اختیار دیا مینے آپ کو

اسمین بھی خود امام رضاؑ کی رضا نہ تھی
لیکن اگر نہ مانتے بچنے کی جا نہ تھی

آخر ولی عہد ہوئے حضرت امام
کرنے لگے امور شریعت کا انتظام

سکہ بنام نامی حضرت کیا گیا
اسم شریف شقون مین ہر جا لکھا گیا

منظور تھا لعین کو کہ ہو دین مین فساد
کم ہوئے اہل دین کا حضرت سے اعتقاد

جانین امام کو کہ انھین حب جاہ ہے
خواہش ہے ملک و مال کی دولت کی چاہ ہے

دولت سے رتبہ اور ہوا اُس جناب کا
رفعت سے نور پھیلتا ہے آفتاب کا

جس امر کو کہ خوب وہ سمجھا تھا بد ہوا
حضرت سے تب لعین کو بغض و حسد ہوا

بلوایا ایک روز امام انام کو
انگور زہر بھر کے کھلایا امام کو

جانے لگے تو کہنے لگے جاتے ہو کہان
فرمایا جس مکان مین تو نے کیا روان

دروازہ گھر کا بند کیا بیٹھے شاہ دین
آ پہونچے معجزے سے امام نہم وہین

حضرت نے نورچشم کو آغوش مین لیا
سمجھا جو کہ راز علم امامت بتا دیا

جب وہ امام دار فنا سے روان ہوا
آپ نے حنوط با کفن اُسکا عیان ہوا

بیٹے نے بعد غسل و کفن کی پڑھی نماز
کی روح انبیاء و ملائک نے بھی نماز

چھت پھٹ گئی جنازہ سوئے آسمان گیا
معلوم کچھ ہوا نہ کسی کو کہان گیا

اُترا تو شاہزادہ نے لاشہ اٹھا لیا
جس جا پہ روح نکلی تھی اُسجا لٹا دیا

اسطرح سے لٹا دیا جیسے کہ تھے وہین
گویا نماز و غسل و کفن کچھ ہوا نہین

مامون آیا اتنے مین گریان و نعرہ زن
دلوایا اُس نے نعش کو پھر غسل اور کفن

بالجملہ جب جنازے کو لیکر روان ہوئے
مدفن پہ معجزات بہت سے عیان ہوئے

منظور یاب قبر مین یون تھا لعین کو
ہارون کی قبر آگے ہو حضرت کی پیچھے ہو

وہ قبلۂ جہان تھا غلط سمجھا یہ شقی
ہاری کدال خاک وہان کچھ نہ کھد سکی

ہارون سے آگے بڑھ کے جو ہین کھودنے لگے
دیکھا کہ اک ضریح ہے تیار پہلے سے

مدفون کیا وہان پہ امام انام کو
گویا ملا یا خاک مین اک آسمان کو

ذکر امام نہم

اب لیجئے جناب محمد تقیؑ کا نام لو
فرزند ہین رضا کے وہی ہین نوین امام

تھے تو گل دمیدہ بستان مصطفےٰ
تھے سرو نونہال خیابان مصطفےٰ

چھوٹے سے سن مین تاج امامت ملا انہین
طفلی مین حق نے کی تھی یہ دولت عطا انہین

شیعونکو پہلے شبہ ہوا تھا اسی سبب | پھر معجزونکو دیکھ کے ایمان لائے سب

مامون ایک روز گیا تھا پئے شکار | ہمراہ اُس لعین کے تھی فوج بے شمار

لڑکے کھڑے تھے راہ مین اور حضرت تقی | گذرا اُسی طرف سے بڑے دھوم سے شقی

اطفال بھاگ بھاگ گئے اضطرار سے | حضرت وہین کھڑے رہے عز و وقار سے

حیرت ہوئی لعین کو گھوڑے کو روک کر | کرنے لگا نگاہ تعجب امام پر تو

پوچھا کہ سب تو بھاگ گئے اس مقام سے | تم کو نہ خوف آیا مرے احتشام سے

فرمایا مجھ سے تنگ ترا راستہ نہ تھا | تیرا کوئی گناہ بھی مینے کیا نہ تھا تو

بے جرم کے ستانے کا تجھ سے گمان نہین | ڈرنیکا بھاگنے کا سبب کچھ عیان نہین

حیرت ہوئی کمال اُسے اُس مقال سے | اور محو تھا نظارہ حسن و جمال سے

کہنے لگا کہ نام تو اپنا بتائیے تو | اسکو نسب تمام تو اپنا بتائیے تو

کہیے تو آپ کسکے بھلا نور دیدہ ہین | کسکے چمن کے آپ گل نو دمیدہ ہین

فرمایا آپ نے کہ محمد تقی ہے نام تو | بتلا دیا نسب بھی کیا مختصر کلام

یعنی کہ غنچہ چمن مرتضےٰ ہون مین | نوبادۂ ریاض علی رضا ہون مین

سنکے اس کلام کو سن ہو گیا لعین | تھا جو تعجب اسکو وہ جاتا رہا وہین

یاد آئے جو کہ ظلم کئے تھے امام پر تو | بھیجا درود امام علیہ السلام پہ تو

آگے بڑھا لعین جو گھوڑے کو چھیڑ کر | میدان مین ایک تیتر اُسے آگیا نظر

تیتر پہ چھوڑا باز کو اُس بادشاہ نے | باز ایسا اڑ گیا کہ نہ پایا نگاہ نے تو

جب آسمان سے اُتر آیا وہ شاہباز | چھوٹی سی مچھلی چونچ مین لایا وہ شاہباز

حیران ہوا لعین کہ یہ ماہی کہان کی ہے | ماہی نہ زمین تو ہے یہ آسمان کی ہے

القصہ جب خلیفہ پھرا اُس مقام سے
ابھی بھی لڑکے بھاگ گئے اُس مکان سے
مچھلی کو اُس لعین نے مٹھی مین لے لیا
جب کر چکا سوال وہ از راہ امتحان
دریا کئے ہین خلق خدانے جہان مین
آتین ہین پانی پینے کو دریا سے بدلیان
جب چھوڑتے ہین باز کو صحرا مین پادشاہ
ماہی کو اپنے ہاتھ مین رکھتے ہین بادشاہ
ماہی کی جب کماہی بیان کی امام نے
بولا خلیفہ سچ ہے کہ نور خدا ہو تم
شادی کی اپنی بیٹی کے ساتھ اُس جناب کی
مامون کے ملک و مال پہ جب آگیا زوال
عالم بہت خلیفہ نے اکدن کئے تھے جمع
آیا تھا ایک مسئلہ کا تذکرہ وہان کو
حضرت سے جب سوال کیا اُس لعین نے
ملعون نے امام سے اصرار جب کیا
آن حضرت نے جو کہا تھا ہوا اُس کو ناپسند
[illegible] لعین نے کہا بادشاہ سے
[illegible] سے لوگ سمجھتے ہین مشتبہ

پہونچا جہان کہ باتین ہوئی تھین امام سے
حضرت رہے وہین پہ کھڑے عز و شان سے
کہنے لگا کہ کیا ہے میرے ہاتھ مین بھلا
حضرت نے تب جواب مین اُسکے کیا بیان
اور بدلیون کو دی ہے بلندی مکان مین
جاتی ہین بدلیون مین کسی وقت مچھلیان
آتی ہین اُنکی چونچ مین مچھلی بھی گاہ گاہ
کرتے ہین آزمائش خاصان کبریا
اُسکے بھی جی کی بات عیان کی امام نے
حق ہے کہ نور عین علی رضا ہو تم
چاہا کہ ذرہ پہ ہو نظر آفتاب کی
حضرت کا معتصم کو ہوا اسطرح خیال
رونق فزائے بزم تھے حضرت بھی مثل شمع
سب نے کیا بطور خود اس امر کا بیان
اعراض کی جواب سے سردار دین نے
حضرت نے حل وہ مسئلہ ناچار تب کیا
حضرت نے جو بیان کیا وہ ہوا پسند
مقبول ہوئے یہ سخن اس خیرخواہ سے
[illegible] کو متابعت انکی ہے نہین روا

فتویٰ تو اُس نے سب علما سے جدا دیا — اور آپ نے انھی کے کہے پر عمل کیا
مشہور ہو گئی یہ حکایت جہان مین — لوگونکا اعتقاد بڑھا اُسکی شان مین
یہ سنکے رنگ سرخ ہوا اس لعین کا — سینے مین اُسکے شعلہ اُٹھا بغض و کین کا
ٹھرائی ایک دوست سے دعوت امام کی — دعوت مین کی لعین نے عداوت امام کی
کھلوایا زہر ڈال کے کھانا امام کو — مارا شقی نے وارث خیر الانام کو

ذکر امام دہم

لیتا ہون اب امام علی نقیؑ کا نام — ہین دسوین وہ امام درود انپہ اور سلام
فرزند ہین امام محمد تقیؑ کے وہ — والد ہین حضرت حسن عسکریؑ کے وہ
والد کیطرح چھوٹے سے سن مین ہوے امام — لکھا ہے سات سال بھی گذرے نہ تھے تمام
مروی ہے ایک دن متوکل سوار تھا — ساتھ اُسکے لشکر و حشم بیشمار تھا
گھوڑے پہ وہ لعین تھا پیدل تھے وہ جناب — اشراف اور سب بھی پیادہ تھے ہمرکاب
گرمی تھی لون بھی چلتی تھی اور دور راہ تھی — حضرت عرق مین غرق تھے حالت تباہ تھی
اک شخص نے کہا کہ مجھے ناگوار ہے یہ — ہین آپ تو پیادہ یہ ملعون سوار ہے
فرمایا اے عزیز تجھے اس کا غم نہین — بیشک خدا مین ناقۂ صالح سے کم نہین
سنکر یہ بات ایک خردمند نے کہا — مرنے مین اس خلیفہ کے اب کچھ نہین رہا
کفار نے جو ناقۂ صالح کو پے کیا — پہونچا تھا تین دن مین انھین قہر کبریا
معصوم کے کلام مین ہرگز خطا نہین — بس تین روز یہ بھی جیئے گا سوا نہین
آخر یہی ہوا کہ نہ گذرے تھے تین دن — مارا گیا لعین ہوئی خلق مطمئن

حضرت سے جبکہ راوی نے یہ ماجرا کہا
فرمایا بیٹے کی بھی اُسی روز بد دعا

ملعون نے بنایا تھا اک برکہ سباع
اسجا پہ سب درندہ و نکار رہتا تھا اجتماع

ہوتا تھا جب کسی پہ وہ ملعون خشمناک
اسکو وہین پہ بھیجتا تھا تا کہ ہو ہلاک

حضرت سے بھی اسیطرح اکدن خفا ہوا
بھیجا وہین امام کو پر سُنئیے کیا ہوا

شہ کو سوا نماز کے کار دگر نہ تھا
ڈر تھا خدا کا ان کو درندون کا ڈر نہ تھا

تھے جتنے شیر و بھیڑیے چیتے و تیندوے
آ آ کے گرد امام کے سب مجتمع ہوئے

زاری و عاجزی سے دُمونکو ہلاتے تھے
پائونپہ اُس جناب کے مُنھ ملتے جاتے تھے

دیکھا جو ہین لعین نے بلایا شتاب سے
تا اعتقاد لائین نہ لوگ اُس جناب سے

سمجھا نہ وہ کہ چھپتا ہے یہ ماجرا کہین
خود مر گیا حدیث کو دیکھو فنا نہین

اُس نے تو جب چھپایا تھا اہل جہان سے
تم آج سن رہے ہو ہماری زبان سے

معتز کو جبکہ مرتبۂ سلطنت ملا
مسموم اُس نے سید مظلوم کو کیا

جسوقت وقت فوت امام زمانہ تھا
کوئی امام یازدہم کے سوا نہ تھا

غسل و کفن دیا انہین با جان دردناک
والد کے رنج و غم مین گریبان کیا تھا چاک

ذکر امام یازدہم

ہین گیارہوین امام وہ جنکا حسنؑ ہے نام
ہادی و عسکریؑ جو کی ہین لقب تمام

تھا معتمد خلیفۂ عباسی لعین بھی
رکھتا تھا اہلبیت سے بغض و عناد و کین

مارا جب اُس نے حضرت ہادی کو زہر سے
برپا تھا شور او فغان اہل شہر سے

ظالم نے اس گناہ پہ بھی اکتفا نہ کی
کرنے لگا تلاش امام زمانہ کی

سُنتا رہا تھا مرتبہ صاحب زمانؑ کا جو
تھا خوف اسکو اپنے زر و مال و جان کا

بھیجین حریم خاص مین حضرت کی دائیان
اسواسطے کہ جسکو شکم ہو کرین بیان

تھی اک کنیز اُسپہ ہوا شبہہ حمل کا
ملعون نے ایک شخص کو اُس پر تعین کیا

تا حال سے ضعیفہ کے وہ باخبر رہے
لڑکا جو کوئی ہووے تو ملعون سے کہے

یہ فکر تھی کہ پیدا انھون صاحب الزمانؑ
تا اُسکے ملک و مال پہ پہونچے نہ کچھ زیان

وہ ہو چکے تھے حلق پدر کی حیات مین
بندیکو کچھ بھی دخل ہے خالق کی بات مین

حاضر ہوے تھے نعش پہ والد کی وہ جناب
جب پڑھ چکے نماز تو غائب ہوے شتاب

پوشیدہ دشمنون کی نظر سے رہے مدام
تا اُنکے جا پہ اُنکی بنا اور اک امام ہو

ظاہر کسی پہ حمل تک اُنکا ہوا نہین
خود مان نے بھی نہ جانا کہ حامل ہے یا نہین

ذکر امام دوازدہم

اب بارھوین امام کا ہوتا ہے کچھ بیان
یعنی محمد ابن حسنؑ صاحب الزمان

گیارہ امام مین سے کوئی اب رہا نہین
ہے کونسا ستم جو انھون نے سہا نہین

دو انہین سے شہید ہوے تیغ قہر سے
اور نو کو بادشاہون نے مارا ہے زہر سے

اور بارھوین امام جو ہین صاحب الزمان
ہین زندہ لیک خوف سے اعدا کے ہین نہان

فیض اُنکا ہے عیان وہ نہان ہین تو کیا ہوا
خورشید جیسے ابر مین ہے چھپا ہوا

وہ باعث امان زمین و زمان ہوا ہو
عالم سب امام کے زیر نگین ہوا ہو

لفظ ہنر سے سال ولادت کا ہے ظہور
لیکن بقول بعض ہے تاریخ لفظ نور

تاریخ اور **قائم آل عبا** ہوئی ہو
ہر چند پہلے لی پر اس کی بنا ہوئی

ہاتف نے جب کہا کہ وہ ہے صاحب الزمانؑ
تاریخ اس سے قوم دوم پر ہوئی عیان

خالی نہین امام سے رہتا جہان کبھی
ہوتا ہی آشکار کبھی تو نہان کبھی

الیاسؑ و خضرؑ و عیسیٰؑ و ادریسؑ زندہ ہین
اصحاب کہف و صابرہ و ابلیس زندہ ہین

پہلے سے یہ نبی و شقی جتنے ہین گے سب
گر اولیا مین ایک ہا زندہ کیا عجب

منظور ہے خدا کو کہ ہو امتحان خلق
دیکھے کہ کیا ہے حال یقین و گمان خلق

مومن ہی کون کون ضعیف اعتقاد ہی
کسکے یقین دین مین ضعف و فساد ہی

غیبت مین کسکے دین پہ آجاتا ہی زوال
ایمان کسکا رہتا ہی اس سال مین بحال

منقول ہی کہ سید سجادؑ نے کہا
غیبت مین جو امام کی ثابت قدم رہا

درجہ ملا جہاد کا پیش خدا اُسے
رتبہ شہید بدر و احد کا ملا اُسے

ہوئیگا ایک روز ظہور اُس امام کا
ہوگا رواج ملت خیر الانام کا

بیعت کرینگے حضرت جبریلؑ پیشتر
بعد اُنکے سب ملائک و جنات بحر و بر

عیسیٰ زمین پہ اُترینگے تب آسمان سے
ہوینگی اقتدا اُنہین صاحب زمان سے

کیسا عذاب آئیگا اعدائے دین پر
بس ایک دین ہوگا سراسر زمین پر

شرائط و صفات امام

تا این مقام ذکر تھا بارہ امامؑ کا
ذکر صفات اب ہی مناسب امام کا

مومن کو چاہئے کہ یہ سب اعتقاد ہون
یہ نام گر زبانی نہون دل مین یاد ہون

یہ سب امام پاک ہین سہو و گناہ سے
افضل ہین سب سے بر یہ رسالت پناہ سے

عالی نسب مین یہ سب قریشی و ہاشمی
کوئی کمال دو صفت انمین نہین کمی

ختنہ کیے ہوئے متولد ہوئے ہین سب
کرتے رہے ہین وقت ولادت بھی ذکر رب

جسطرح چیز سامنے کی آتی ہے نظر
ویسا ہی دیکھتے تھے وہ سب اپنی پشت پر

انگڑائی اور جمائی کبھی آتی تھی نہین
فضلہ جو دفع ہوتا وہین کھاتی تھی زمین

ہوتی تھی ٹھیک زرع نبیؐ انکے جسم پر
دیتے تھے نیک و بد کی ملائک انہین خبر

ان سب کے علم و فضل سے معمور ہے جہان
وہ نور ہین خدا کے کہ پر نور ہے جہان

ہے جسکو بغض ان سے عجب ہے وہ بد نصیب
جو اِنکا دوستدار ہے اُسکا نیک ہے نصیب

اُلفت ہے انکی فرض عداوت حرام ہے
دُنیا و آخرت مین انہین سب سے کام ہے

ذکر موت و قبر

مرنا ہے ایکروز اجل کو بھی یاد کر
منکر نکیر کا بھی ولا اعتقاد کر

آتے ہوئے کرینگے وہ پاؤن سے شق زمین
مشعل کیطرح آنکھین ہین اونکی چمک رہین

آواز ایسی جیسے کہ بجلی کی ہو کڑک
صورت وہ جسکو دیکھکے رہجائیگا دھڑک

پوچھینگے دین و قبلہ و نبی کے نام کو
یہ کہکے پھر بتائیو بارہ امام کو

ہے مرحلہ یہ سخت سوال و جواب کا
رکھ خوف اسکا وقت ہے وہ اضطراب کا

رو یاد کرکے گوشۂ تاریک و تار قبر
یہ ناتوان جسم ترا اور فشار قبر

ایسا ہی چین قبر مین اچھونکی ہے ذات کو
دولھا کو جیسے ہوتا ہے شادی کی رات کو

اور جو بد اعتقاد ہین یا ہین گنہگار
آتش ہے اُنکے واسطے اور گرز دموما

ذکر رجعت

ہوتی ہے ان اماموں کی رجعت بھی ایکدن
عسرت کے بعد ہوئیگی دولت بھی ایکدن

کافر وہ جس سے دین کی ہرگز نہ آئے بو
مومن وہ جسکے دین مین مطلق خلل نہو

اسطرح کے جو مومن و کافر ہوئے فنا
ہوئینگے زندہ تاکہ ملے کچھ جزا سزا

شدت ستم ابھی نہین ہوئی ہے خوب دینکی
ذمہ یہ ہے خدا کی مدد مومنین کی ہے

مارے گئے پیمبر و گمنام مر گئے
محنت کشی و صبر مین اک نام کر گئے

قرآن مین وعدہ سبکی مدد کا ہوا ہے صاف
رجعت اگر نہوے تو وعدے مین ہو خلاف

ڈر ہے ابھی ہمسکو زر و عرض و جان کا
آئیگا ایک روز پھر امن و امان کا

دیندار ملک و مال سے ہوئینگے کامیاب
عمرین طویل پائینگے اولاد بیحساب

جو جو کہ قرضدار گئے ہین جہان سے
وہ سب امیدوار ہین صاحب زمان سے

اک وقت ہے حسین علیہ السلام کا
وہ دن ہی انکے دشمنون کے انتقام کا

شیر خدا علی کی بھی رجعت یقین ہے
فرزندگی کرینگے وہ نصرت یقین ہے

دنیا مین جبکہ حیدر کرار آئینگے
ستر ہزار آپکے انصار آئینگے

لکھا ہے رجعت انکی بہ تکرار ہوئیگی
معلوم یہ نہین ہے کہ کتنے بار ہوئیگی

پیغمبر خدا کی بھی رجعت عجب نہین
نصرت کرین نواسے کی حضرت عجب نہین

جائینگے اس جہان سے جب صاحب زمن
دلوینگے سید الشہدا غسل اور کفن

ذکر دجال

دجال ہے لعین شقی اصفہان کا
کرتا ہون ذکر اسکے بھی نام و نشان کا

مردود ہے وہ دشمن پروردگار ہے
صائد ہی اسکا نام کہ ہے خر سوار ہے

بیشک انہ امام عصر کریگا لعین ظہور
دہنی جو اسکی آنکھ ہے اسمین نہین ہے نور

ہے دوسری جو آنکھ تو خون مین بھری ہوئی
مثل ستارہ ماتھے پہ اُسکے دھری ہوئی

لکھا ہے خون سے آنکھ پہ کافر ہے یہ شقی
اسطرح سے کہ اُسکو پڑھے بے سواد بھی

ہوگا دھوئین کا ایک پہاڑ اُس کے روبرو
گو وہ سفید پیچھے ہو کھانا سا ہو بہ ہو

نکلیگا وہ لعین پڑے قحط سال مین
اک کوس طے کریگا قدم بھر کی چال مین

ہوویگا اُس لعین کا جس چشمہ پر گزر
پانیکا حشر تک نہ رہیگا وہان اثر

ہونگے مرید اُسکے بہت نطفۂ حرام
قاتل ہین اُسکے مہدیؑ و مقتل ہے اُسکا شام

ذکر دابۃ الارض

ثابت ہے مومنون پہ کتاب مبین سے
نکلیگا ایک دابہ اکدن زمین سے

ظاہر کریگا خلق پہ ایمان کا فساد
یعنے کہ اُنکو تھا نہ امامونکا اعتقاد

منقول ہے کہ دابۃ الارض ہین علیؑ
ہوتا ہے یہ بہت سی حدیثون سے منجلی

کہتے تھے خود علیؑ کہ مین ہون صاحب عصا
اسم ہے میرے پاس مین ہون خازن خدا

نکلین گے اور راہ چلین گے زمین پر
کر دینگے نقش اہل زمین کی جبین پر

پہنے ہوے انگوٹھی سلیمانؑ کی ہاتھ مین
ہوگی چھڑی بھی موسیٰ عمران کی ہاتھ مین

ایمان کا نشان انگوٹھی سے ہوئیگا
اور نقش کفر چہرونپہ لاٹھی سے ہوئیگا

ذکر سعدا

پھر بعد مرگ حشر کا باقی ہے مرحلہ
جب ہوگا اُسکا وقت تو آئیگا زلزلہ

صدمہ سے تکلم پہ پہنچیگا ڈر سے جانونکو
بچونکا اپنے ہوش نہ ہوویگا ماؤن کو

شق ہوگا آسمان زمین بدلی جائیگی　بے نور ہونگے تارے سیاہی سی چھائیگی
اک جا پہ جمع ہووینگے شمس اور قمر　جون پشم ریزے ہونگے پہاڑ ونکے سربسر
دو بار شور ہوئے گا آواز صور کا　اکبار شور مرگ کا ہے پھر نشور کا

کیفیت حشر و نشر

حکم خدائے عادل و جبار ہوگا جب　نکلینگے اپنی اپنی لحد سے برہنہ سب
جبتک کہ آئے حشر مین نوبت حساب کی　حالت عجب ہوگی وہان اضطراب کی
ہونگے خراب حال سراسیمہ سربسر　مارینگے سینگ بعضے عزیزونکو جانور
پس جائینگے زمین پہ گر کر ہجوم سے　آئینگے چیونٹیون کی طرح پاؤن کے تلے
کوئی عرق مین ڈوبا ہوا تا بسینہ ہے　کانون تلک کسی کی کمر تک پسینہ ہے
جاتا ہے دہنے بائین کو بھٹکا ہوا کوئی　دوزخ کے کنارے پہ لٹکا ہوا کوئی
روتا ہے کوئی ڈر سے گیا ہے کوئی دہل　جلتا ہے کوئی پیٹ کے بل کوئی منہ کے بل
کرتے ہین بعض شور و فغان کانپ کانپ کے　جنکے گلے مین طوق پڑے ہین سانپ کے
پامال ہونگے نیچے سمونکے بہت بشر　مطلق نہوگی باپ کی اور بھائیکی خبر

ذکر میزان

محشر کا روز روز ثواب و عقاب ہے　جو جو کیا ہے اُس کا حساب و کتاب ہے
اعمال کو ترازو مین تولے گا کردگار　نامے اوڑینگے راست سے اور چپ سے بیشمار
اچھا ہے جس کا پلہ اعمال بھاری ہے　ہلکا ہے جسکا پلہ اُسے شرمساری ہے

جسکو کہ دست راست مین نامہ عطا ہوا
خوش ہوگا وہ کہ رنج و بلا سے رہا ہوا

جسکو کہ دست چپ مین ملا نامہ عمل
سو آرزو کریگا کہ آوے اسے اجل

ذکر حوضِ کوثر

کوثر کا اعتقاد بھی مومن کو فرض ہے
وہ حوض ہے وسیع بڑا طول و عرض ہے

کیا آب خوشگوار ہے شیرین ہی سرد ہے
موتی کی آب جسکے مقابل مین گرد ہے

جسنے کہ ایک بار پیا پیاس بجھ گئی
حاجت نہوگی پانی کے پینے کی پھر کبھی

کوثر پہ کوئی دشمن حیدرؑ نہ ہوئے گا
غیر از محبِ ساقیِ کوثر نہ ہوئے گا

ہوگی رسائی حُبِّ علیؑ کے سبب تجھے
بھر بھر کے جام دینگے امیر عرب تجھے

حیدرؑ قسیم جنت و نار جحیم ہین
نازش کا ہے مقام کہ مولا قسیم ہین

ذکر صراط

چلتا ہے اس جہان مین جو احتیاط سے
گذرے گا مثل برق وہ بھی صراط سے

جو شخص راہ شرع پہ ثابت قدم نہین
اسکے لئے صراط جہنم سے کم نہین

کیسی پل صراط کی باریک راہ ہے
دہشت کا ہے مقام خدا کی پناہ ہے

اوپر ہین اسکی گھاٹیان ہیہم کہ الامان
نیچے بھڑک رہا ہے جہنم کہ الامان

پرسش کسی سے ہوگی صلوٰۃ و زکوٰۃ کی
مشکل سے اسکو راہ ملے گی نجات کی

گذرے گا کوئی تھم کے سنبھلتا ہوا کوئی
کوئی اٹک کے آگ مین جلتا ہوا کوئی

ذکر بہشت

نیکوں نکو حکم ہوگا کہ جائین بہشت مین
لذت طرح طرح کی اُٹھائین بہشت مین

میوے جو قصد کیجئے موجود ہین وہان
راہین جو رنج و غم کی ہین مسدود ہین وہان

جاری ہین نہرین باغون مین شہد و شیر کی
حورین وہ جنکی شکل ہے بدر منیر کی

پیری نہین مرض نہین مرنیکا ڈر نہین
انجام جسکا بخیر ہوا کوئی شر نہین

ہر چند ہین لذیذ سراسر وہان ثمر
خوشنودی الٰہ ہے سب سے لذیذ تر

ذکر دوزخ

کافر گناہگار منافق جلینگے سب
پیپ اور لہو ملیگا جو پانی کرین طلب

ہے سیل اور پسینہ بھی اُسمین ملا ہوا
جلتا ہے اسطرح جیسے کرتا بنا گلا ہوا

آئیگا اُنکے سامنے برتن مین آگ کے
تھوہر ونکا گوشت پوست جلائیگا بہا ایسے

کھانا وہان کا وہ ہے کہ کانٹوں سے ہے بھرا
خازن وہ ہین کہ رحم نہین کرتے ہین ذرا

بچھو وہان ہین آگ کے اور مار ہین وہان
زنجیر و طوق آگ کے تیار ہین وہان

جلجائیگی جو جلد تو پھر اور ہوگی خلق
جب وہ جلیگی اور اسی طور ہوگی خلق

بعد از ہزار سال کرینگے یہ آرزو
مالک سے یون کہینگے کہ خالق سے مانگ تو

دیدے وہ موت ہمکو کہ چھوٹین عذاب سے
تب وہ انہین جواب یہ دیگا عتاب سے

ہرگز نہ تم مروگے عبث یہ سوال ہے
دائم ہے یہ عذاب رہائی محال ہے

گرچہ فقط عذاب گناہونکا کم نہین
ایمان گر بجا ہے تو کچھ اتنا غم نہین

ہونگے شفیع احمدؐ و زہراؑ و مرتضےؑ
بخشا مین گے آئمہؑ محبونکی سب خطا

اُمید ہے خدا سے گناہون سے بیم ہے
ہم تو گناہگار ہین پر وہ کریم ہے

ذکر برزخ

مرنیکے دن سے لیکے قیامت کے دن تلک
برزخ ہے اسکا نام نہین اسمین کچھ شک

برزخ کے دن ہین سخت تردد کمال ہے
آسان ہین اگر کرم ذوالجلال ہے

ذکر فروع دین

توحید اصل دین مین سے رکھو تو پہلے یاد
عدل و نبوّت اور امامت ہے پھر معاد

ان سب اصول دین کا اول بیان ہوا
تفصیل سے غرض نہ تھی مجمل بیان ہوا

اب چھ فروع دین کرا ب انکا اعتقاد
صوم و صلواۃ و خمس و زکوۃ و حج و جہاد

ذکر صوم

پرہیز کرتے کیا ہو تم آب و طعام سے
ہر عضو کو بچائے فعل حرام سے

ہرگز زبان پہ ذکر خدا کے سوا نہ ہو
غیبت نہ ہوے شکوہ نہ ہو افترا نہ ہو

روزہ سپر ہے آتش دار البوار کی
ہے پسند بندگی خدا روزہ دار کی

فرمایا ہے خدا نے یہ موسیٰ کلیم سے
بھاتی ہے روزہ دار کی بوے دہن مجھے

فرماتا ہے خدا کہ ہے روزہ مرے لئے
دیتا ہون مین ثواب جو ہین روزہ دار کے

جسکے ثواب دینے کا ذمہ کرے خدا
کیا ہی وہ کام خوب ہے کیا کچھ ہے وہ عطا

ذکر صلوٰۃ

ہرگز عمل نہین کوئی افضل نماز سے
ہوگا سوال حشر مین اول نماز سے

وہ ہے ستون دین اگر ہو گئی قبول
برکت سے اسکے ہونگی سب عملی قبول

دیکھو تو کیا نماز کا رتبہ بلند ہے — گر ہے وہ ناپسند تو سب ناپسند ہے
طاعت کی سلطنت کیلئے تاج ہے نماز — لکھا ہے اہل دین کی معراج ہے نماز
تارک جو ہے نماز کا بے وجہ و بے سبب — کافر کہا ہے اسکو پیمبر نے ہے غضب
پڑھتے ہیں جو نماز کو بے اعتنائی سے — واقف نہیں ہیں عزّ و جلال خدائی سے
منقول ہے حسنؑ سے کہ کرتے تھے جب وضو — ہوتا تھا زرد خوف سے حضرت کا رنگ رو
پوچھا سبب کسی نے کہا تب امام نے — تو جانتا ہے جاتا ہوں کس کے سامنے
جو جائے آگے صاحب عرش عظیم کے — لازم ہے رنگ اسکا اڑے خوف و بیم سے
ہوتی تھیں جبکہ فاطمہ زہرہؑ نماز میں — ہوتا تھا زرد خوف سے چہرہ نماز میں
پڑتا تھا عکس چہرے کا دیوار و بام پر — اہل محلہ دیکھتے ہوتے تھے باخبر
ہوتی تھی سیدہؑ پہ عجب دہشت خدا — دم رکتا تھا نکلتی نہ تھی حلق سے صدا

ذکر خمس و زکوۃ

خمس و زکواۃ و حج ہیں امیروں کو واجبات — انکا بیان عبث ہے وہ کب مانتے ہیں بات
قرآن سے ثبوت ہے خمس و زکوۃ کا — دنیا ہے راہ خیر میں باعث نجات کا
منظور پرورش ہے خدا کو فقیر کی — ہے آنہ مالش انہیں امیر و وزیر کی
ہے جو کہ فقر و فاقہ و محنت میں مبتلا — سردار و بھی گناہ ہے اسیر ہے یہ بلا
دیتے یہ گر زکوۃ نہ ہوتا کوئی فقیر — رہتے خدا کے فضل سے یہ سب کے سب امیر
جاتا ہے جو کہ مال امیروں کے ہاتھ سے — منقول ہے کہ جاتا ہے ترک زکوۃ سے
خمس نے کیا فقیر کو محروم مال سے — محروم ہے وہ رحمت ذوالجلال سے

ذکر حج

کعبہ مقام رحمت ربِّ جلیل ہے
تعمیر جبرئیل و بنائے خلیل ہے

ہے وہ محل بخشش جرم و خطائے خلق
ہوتی ہے مستجاب وہان پر دعائے خلق

کعبہ کا رتبہ جس نے سمجھ کر نگاہ کی
منقول ہے کہ بس ہوئی بخشش گناہ کی

جو شخص تندرست ہے وہ مالدار ہے
حج واجب اُسپہ عمر مین بس ایکبار ہے

ہے انتفاع خلق کا نفع خدا نہین
اسپر بھی گر نجائے کیونکر خطا نہین

دل بھی مثال کعبہ بیت الحرام ہے
اللہ کی معرفت کا اسی مین مقام ہے

حج کر نیکا ہووے اگر دسترس تجھے
دل ہو خدا کی یاد مین کافی ہے بس تجھے

ذکر جہاد

ہے یہ زمانہ غیبت صاحب زمان کا
وقت اب نہین جہاد کے ذکر و بیان کا

کفار سے جہاد کا بھی حکم اب نہین
غیبت مین اِس مُہم کی کسی سے طلب نہین

لیکن جہاد نفس سے ہم کو ضرور ہے
یہ دشمن قریب ہے کافر تو دور ہے

ابلیس سے دلا تو عبث خشمناک ہے
شیطان کیا کرے گا اگر نفس پاک ہے

ہاتھون سے نفس کے تری حالت تباہ ہے
مارا ہے جسنے نفس کو وہ بادشاہ ہے

کرتا ہے آدمی کو خراب و تباہ نفس
رکھتا ہے سو طرح کے خیال گناہ نفس

اول تو منع کرنا ہی کار ثواب سے
رکھتا نہین ہے خوف خدا کے عذاب سے

شاید کوئی اگر عمل خوب ہو گیا
ہرگز نجانیو کہ وہ مغلوب ہو گیا

تجکو نہین یقین کہ اُسمین ریا نہ ہو
یا ہوئے بے ریا تو تکبر کیا نہ ہو

ذکر عجب و خود پسندی

اچھے عمل کی تجکو ہدایت خدا نے دی
اعضا کو تیرے قوت و طاقت خدا نے دی

جو حق بندگی ہے ادا کر سکا نہین
کچھ علم اپنے کام کے انجام کا نہین

کرتا نہین خیال تو ان سب اُمور کا
دیتا ہے دخل اپنے مین عجب و غرور کا

اس حال سے عمامہ تیرے سر پہ حیف ہے
سر پہ غرور پاؤن ہین منبر پہ حیف ہے

شیطان بھی رہا ہے عبادت مین سالہا
ادم کیا غرور تو مردود ہو گیا

طاعتین انبیا کی تو عجز و قصور ہے
کیا تیری بندگی ہے کہ جسکا غرور ہے

ذکر ریا و خودنمائی

طاعت خدا کی ہوئے تقرب کی راہ سے
فرمانبری کے راہ سے یا تعبکی راہ سے

دوزخ کے خوف سے جو کرے طاعت خدا
طاعت ہے اس روش کی طریقہ غلام کا

جنت کے شوق سے جو کرے بندگی رب
مزدور کی طرح اُسے اجرت کی ہے طلب

سمجھا ہے جو خدا کو سزاوار بندگی
آزاد ہے غرض نہین ہے اُسکو نفس کی

اچھے یہ سب طالب حق سب نیک ہے
تارے ہین آسمان پہ بہت چاند ایک ہے

لیکن یہ حوصلہ ہے نبی و امام کا
تجکو بہت ہے کام اجیر و غلام کا

لازم ہے بندگی مین نہ قصد ریا کرے
اخلاص سے خدا کی عبادت کیا کرے

مطلب ریاست کیا ہو کہ ہوئے تیری ثنا
کس کام کا جو مکر سے تو متقی بنا

طاعت وہ ہے کہ جو کہ خدا کو پسند ہو
کیا وہ نماز جو امرا کو پسند ہو

لکھا ہے جبکہ حشر کا بازار ہوئیگا
حاضر وہان یہ ایک ریاکار ہوئیگا

سبکو ملیگا اجر عبادت حسب احد
اُس شخص کو کہیگا یہ اُٹھ دم نہ مار احد

اس بندگی کا کچھ نہ ملیگا صلہ تجھے
جسکے لئے کہ کی تھی انہین سے ثواب لے

کیا وہ ثواب دینگے کہ محتاج خود ہین وہ
وہ کیا عطا کرینگے فقیر آج خود ہین وہ

شاخ عمل مین گرچہ ثمر بحساب ہے
پر ہر طرح اُمید مرائی خراب ہے

محشر کی گیر و دار سے حالت تباہ ہے
محفل مین ہر طرف سے بیان واہ واہ ہے

خود تو کھڑا ہے جانب قبلہ نماز مین
در دل ہے حرص مال سے سوز و گداز مین

دار البقا کی دولت و نعمت کو چھوڑنا
دو دن کے مال و زر پہ کمر اپنی توڑنا

کس کام کا وہ مال کہ جسکو بقا نہ ہو
وہ بھی نہین یقین کہ حاصل ہو یا نہو

ذکر بے اعتباری دنیا

دنیا پہ اولیائے خدا نے نظر نہ کی
کی فقر مین بسر ہوس مال و زر نہ کی

ہے فقر فخر اسکا جو فخر جہان ہے
تجھکو ہے ننگ فقر سے دولت کا دھیان ہے

جو فخر ہو نبی کا تجھے اُس سے عار ہو
کیا بات ہے یہ لیکن ذرا شرمسار ہو

دُنیا مین چین کرنی کیا تجکو چاہ ہے
گھر تو ترا لحد ہے جہان تیری چاہ ہے

گر راہ ہے جہان تو ویرانہ ہونے دے
رہنے کی اپنے جا یہ اندھیرا نہ ہونے دے

پہنا ہے آج تو نے تکلف لباس عید
کل بن چکے ہون تھان کفن کے تو کیا بعید

دنیا پکارتی ہے کہ بار دسرا ہون مین
کہتی ہے قبر خانۂ رنج و بلا ہون مین

اک حال پر قرار نہیں ہے جہان کو
گردش ہمیشہ رہتی ہے اس آسمان کو

جو آج پہلوان ہے کل ناتوان ہے
ہے شبکو تندرست سحر نیمجان ہے

کیا کیا جہان میں گلرخ سیمین عذار تھے
چشم و چراغ وقت تھے باغ و بہار تھے

کیا لکھئے حال انکی لحد کے مزار کا
رکھا نہ کچھ صبا نے اثر بھی غبار کا

تجکو ملا ہے آج زر و مال باپ کا
تقسیم ہوگا غیر پہ کل ترکہ آپ کا

دیکھا بہت ہے آج تو شادی کی رات ہے
ہوتا ہے ناچ رنگ خوشی ہے برات ہے

اک حور کو عروس بنا کر بٹھاتے ہیں
افشان چنتے ہیں کہیں زیور پنہاتے ہیں

دولہا کے سر پہ طرہ و دستار دھرتے ہیں
محفل میں ہنستے بولتے ہیں عیش کرتے ہیں

مانند ہالہ گرد ہیں اس رشک ماہ کے
مہندی لگی ہے ہاتھوں میں کپڑے ہیں بیاہ کے

آئی خبر یہ اتنے میں نوشاہ مر گیا
افسوس رانڈ رات کی بیاہی کو کر گیا

شادی کے گھر میں ہونے لگا ماتم ہے غضب
نوبت کی جا پہ سینہ زنی کر رہے ہیں سب

ہنستا ہے دیکھ کر ملک الموت انکا حال
یعنے کہ اپنے مرگ کا انکو نہیں خیال

کرتے ہیں یہ تو لاشہ داماد پہ بکا
وہ بھی کسی عزیز پہ اک روز رو چکا

انپر بھی اکروز کوئی اور روئے گا
اسکے لئے بھی نوحہ گر ایک اور ہوئیگا

صبر و شکیبائی

خالی زمانہ حادثہ سے کوئی دم نہیں
دنیا ہی جائے رنج و الم کس کو غم نہیں

کیا کہئے اہل صبر کے جو جو ثواب ہیں
یہ لوگ اہل دین میں بھی انتخاب ہیں

یہ ہیں خدا کی راہ پہ رحمت [illegible] قریب
بھیجا درود انپہ خدا نے زہے نصیب

مجکو ثواب رنج و بلا پر نظر نہین — محنت کا جو کہ اجر ہی اُس کی خبر نہین
کرتا یہ آرزو جو سمجھتا ثواب کو — راہ خدا مین جسم مرا پارہ پارہ ہو
کیا کیا نہ اہلبیت پہ جور و ستم ہوا — پر ایک شمہ صبر مین اُنکے نہ کم ہوا
آقا وہ ہین ہمارے تم اُنکے غلام ہو — لازم ہی تمکو اُنکی اطاعت تمام ہو
وہ صبر تو محال ہے پر کچھ تو کیجیے — دلکو تسلی اُنکی مصیبت پہ دیجیے
تنہائی حسینؑ کرو بیکسی مین یاد — زہراؑ کا فقر و فاقہ کرو مفلسی مین یاد
جبکہ کہ مرگیا ہو کوئی نوجوان پسر — ہمشکل مصطفیٰ پہ اُسے چاہیے نظر
مشہور ہی بہت تھا وہ پیارا امام کو — ہرگز نہ تھا فراق گوارا امام کو
نانا کے جب جمال کے ہوتی تھی آرزو — دل بھر کے دیکھتے تھے تب اکبرؑ کا حسن رو
معلوم ہے کہ چرخ نے آخر کو کیا کیا — ایسے پسر کو باپ سے رن مین جدا کیا
سینہ پہ نیزہ کھا کے گرا شہ کے سامنے — اکبر کے غم مین کیا ہی کیا صبر امام نے
کیا گذری کربلا مین جناب حسینؑ پر — رکھتا ہی ایسے صبر کی طاقت کوئی بشر
ہوئین شہید راہ خدا مین اگر ہزار — سب کا ثواب دیتا صابر کو کردگار
رونے سے پیٹنے سے نہ آئیگا جو گیا — وہ بھی گیا ثواب بھی رونے سے کھو گیا
کب ہے روا کہ ہاتھ اُٹھائین ثواب سے — مطلب بھی کچھ نہ ہاتھ لگے اضطراب سے

نصایح متفرقہ

مومن سے کر خطاب سلام علیک کا — واجب سمجھ جواب سلام علیک کا
لازم ہی آدمی کو کہ حق کیطرف رہے — نفسانیت سے حق نہ کسی کا تلف کرے

سینہ مثال آئینہ کے صاف چاہیے ۔ اپنا ہو یا کہ غیر ہو انصاف چاہیے
ہوتا ہے عدل وداد سے عالم کا بندوبست ۔ انصاف شیوہ ایست کہ بالاے طاعت است
جو مسئلہ کہ پوچھے کوئی تجھ سے آن کر ۔ گر ہووے تجھکو علم تو اس کا بیان کر
بے علم اجتہاد کے فتویٰ روا نہین ۔ کہدے یہ صاف صاف کہ مین جانتا نہین
جرأت نکر کہ اس مین بہت خوف و بیم ہے ۔ خالق پہ افترا ہے گناہ عظیم ہے
دولت اگرچہ ہووے یہ فتویٰ نہ دیجیے ۔ پیش خدا تو آپ کو رسوا نہ کیجیے
ہرگز نہ دل جھوٹ مگر خوف و بیم مین ۔ لعنت ہے کاذبون پہ کتاب کریم مین
دنیا مین راستی کا ضرر جو اٹھائیگا ۔ سچ بولنے کا نفع قیامت مین پائیگا
دولت جو مکر کیجیے تب ہاتھ آتی ہے ۔ دنیا بغیر زور کے کب ہاتھ آتی ہے
ملتا ہے راستی سے بھلا مال زر کہان ۔ سیدھا ہے گرچہ سرو ولیکن ثمر کہان
عقبیٰ مین راستی کا ثواب عظیم ہے ۔ دین کی صراط معنوی مستقیم ہے
مومن کو اہل دین کا دیدار چاہیے ۔ تب تین روز گذرین تو اکبار چاہیے
ہر وقت آدمی کو خدا کا ظہور ہے ۔ نزدیک ہے وہ گرچہ بشر اس سے دور ہے
گردن کی رگ سے اور قریب اسکی ذات ہے ۔ دو کاتب عمل ہین کہ انکا بھی ساتھ ہے
جو چیز دلمین گزری وہ معلوم ہو گئی ۔ جو بات منھ سے نکلی وہ مرقوم ہو گئی
لازم ہے بس سمجھ کے کرے بات آدمی ۔ یاد خدا مین محو ہو دن رات آدمی
سنتا ہے وہ بعید کی بھی اور قریب کی ۔ وہ بات کر کہ جسمین رضا ہو حبیب کی
بیجا نہ کہہ کہ دین مین آجائے کچھ خلل ۔ شاعر کا شعر خوب ہے لکھتا ہون برمحل
کم حرف زن کہ خاطر دلدار نازک است ۔ بار گہر نمیکشد این تار نازک است

ہر جا پہ استخارہ کی ہی مصلحت عیان — مومن کے واسطے نہین کچھ حاجت بیان
ہر بات مین وجود پہ اُسکے اشارہ ہے — شاہد علوم غیب پر اک استخارہ ہے
حق مان کا اے عزیز ادا کیا کریگا تو — جو کچھ سلوک اُس نے کیا کیا کریگا تو
کیسے دُکھون سے مان نے تجھے پرورش کیا — بچپن ہو کے چین سراسر تجھے دیا
جیسا خدا کا شکر ہے اُسکا بھی شکر کر — قرآن مین جو کہ حکم ہے تجکو نہین خبر
مومنکا ذکر خیر مناسب ہے پشت پر — غیبت نہ کیجیے کہ زنا سے بھی ہے بتر
یہ ہے عجب گناہ کہ جس مین مزا نہین — مردے کا گوشت کھائیے ہرگز روا نہین
خود تو گناہ گار ہین اورونکو کیا کہین — ہم سب سے بدتر آپ ہین کسکو برا کہین
غیبت سے جز گناہ تجھے کچھ نہین وصول — جسکو بُرا کہا ہے ثواب اُسکو ہے حصول
جو جو کہ کام تو نے کئے ہین ثواب کے — غیبت جو کی ثواب گیا تیرے ہاتھ سے
اچھا رہا وہ جسکو کہ تو نے کہا بُرا — ملجائیگا ثواب اُسے تیرے کام کا
حسرت کی جا ہے اپنے لئے کانٹے بوڈیے — نیکی کا جو ثمر ہے بدی کر کے کھو دیے
کرتا رہ اے عزیز عیادت علیل کی — یہ راہ ہے حصول ثواب جزیل کی
اللہ کی خوشی بھی مراد اُس سے ہوتی ہے — آپس مین دوستی بھی زیادہ اس سے ہوتی ہے
آتی ہے یاد دیکھ کے بیمار کو اجل — ہوتی ہے خوف مرگ سے کچھ رغبت عمل
کرتے ہین شکر اسکا کہ بیمار ہم نہین — گو مال وزر نہو تو یہ نعمت بھی کم نہین
بیہودہ اے عزیز نہ زر تو صرف کر — تحصیل علم و فضل مین اوقات صرف کر
پر علم بھی وہ علم کہ جس سے مفاد ہو — حق بات کا یقین ہو زاد المعاد ہو
وہ علم جس سے پیش خدا احترام ہے — تفسیر ہے حدیث فقہ و کلام ہے

بیفائدہ ہے جفر و رمل کیمیاگری — علم نجوم و فلسفہ و سحر و ساحری

تاریخ کا بھی علم مفید اس قدر نہیں — مشہور ہیں کتابیں مگر معتبر نہیں

تاریخ ہو حدیث کے رو سے تو خوب ہے — جیسے کہ ہے بحار حیات القلوب ہے

ہرگز نہ صوفیون کو سمجھنا خدا طلب — مثل مجوس اور نصاریٰ ہیں سب کے سب

ہیں برخلاف حق کے فروع و اصول میں — لعنت ہے صوفیون پہ کلام رسول میں

بے اسند ہیں آئمہ دین انکے دین سے — حاصل سوائے کفر نہیں انکے دین سے

کہتے ہیں بدیہ اپنے تئیں ہیں اریب سے — تا آدمی کو دام میں لائیں فریب سے

عورت کو چاہیے کہ بہت باحیا رہے — پردہ کرے حجاب کرے پابند سا رہے

نامحرمونکے پاس نہ جائے کسی طرح — آواز غیر کو نہ سنائے کسی طرح

باہر نہوئے حکم سے شوہر کے ایکدم — ماں باپ کے بھی گھر میں نہ از خود رکھے قدم

سنت روا بغیر اجازت اسے نہیں — فرض خدا میں اذن کی حاجت انہیں نہیں

مکر و فریب و کذب و تکبر گناہ ہے — بدکاری اور غضب ہے خدا کی پناہ ہے

حسن و جمال کیا ہے جو بیجا نظر گئی — موتی کی آب چشم زدن میں اتر گئی

دم بھر میں جاتی رہتی ہے لذت گناہ کی — تلخی رہی ہمیشہ عذاب اله کی

شوہر سے بخشوائے اگر کچھ خطا ہوئی — اسکی نجات ہوگی جو اسکی رضا ہوئی

شوہر کی ہے خوشی میں سراسر خوشی خوشی — ماں باپ خوش خدا کی خوشی خلق کی خوشی

چوری چھپے سے جس نے کیا مطمئن نہیں — ڈر کا لگا ہوا ہے کہ ظاہر ہو کہیں

اس سے تو درد عشق کا ہے جینا خاک ہے — شوہر سے خوفناک کا ہے خوفناک ہے

سمجھے ہے جسکو دوست ہے شیطان کا بالکا — دشمن ہے آبرو کا وہ ہے دوست مال کا

سمجھا ہوا ہے دوست بھی احمق نہیں کوئی
شوہر کی اپنے جب نہوئی ہمسری کب ہوئی

کیا جانتا نہیں ہے کہ یہ چشم خیرہ ہے
اس سے نہوگا دور جو اسکا وتیرہ ہے

کھا پی کے جلد قصد کریگا جدائی کا
پھینکیگا دور جیسے کہ ڈونا مٹھائی کا

دے دے کے مار ڈالے تو اسکا ضرر ہے کیا
جسکو خدا کا خوف نہیں اسکو ڈر ہے کیا

کیا فائدہ ہے طول سے یہ فعل ہے حرام
اشراف زادیونکا یہ ہرگز نہیں ہے کام

اکثر رذیل قوم کو بھی اس سے ننگ ہے
بی بی نہیں ہے کسبی ہے جسکا یہ ڈھنگ ہے

لازم ہے مرد کو بھی کہ پرہیزگار ہو
عورت کے دیکھنے سے یہ خود برکنار ہو

انجام اس نظر کا گناہ کبیرہ ہے
آلودہ ہے یہ زہر سے شیطان کا تیر ہے

عورت جو اجنبی ہو تو اس سے کنارہ کر
ہرگز نہ اسکو دیکھ نہ اسکو اشارہ کر

ڈالی نگاہ تو نے جو عورت پہ غیر کی
تیرونکا خاک تودہ بنا خاک سیر کی

لازم ہے گرچہ فکر تلاش معاش میں
لیکن بہت خراب نہووے تلاش میں

پیدا کرے حلال سے روزی عیال کی
وجہ حرام سے نہ کرے فکر مال کی

تدبیر جب موافق تقدیر ہوتی ہے
ترکیب پاکے نسخہ اکسیر ہوتی ہے

محتاج ہے تو سعی کرے اور دعا کرے
بیمار ہے دعا بھی کرے اور دوا کرے

مومنکو چاہیئے کہ طریق رضا پہ ہو
کوشش کرے ولیک توکل خدا پہ ہو

تسلیم و صبر وقت تباہی ضرور ہے
نعمت ملے تو شکر الٰہی ضرور ہے

عصیان سے چاہیئے کہ بہت اجتناب ہو
ہے سامنا خدا کا حیا و حجاب ہو

رکھے قدم سمجھ کے ہر اک کاروبار میں
جیسے کہ کوئی راہ چلے خارزار میں

منزل بہت کڑی ہے کہ جسکے مفر نہیں
کس نیند سو رہا ہے کہ اپنی خبر نہیں

بر باد ہو کے خاک کمایا یہ کیا کیا | کھو بیٹھے ہائے عمر کا مایہ یہ کیا کیا

جاتی ہی عمر جیسے کہ باد صبا چلے | آئے تھے کس لئے سو یہان کر کے کیا چلے

کیا کیا ہوا ہے ہمسے نہین یاد اپنی کام | لکھے ہوے ہین نامۂ اعمال مین تمام

لذت جو تھی گناہ کی دم بھر مین مٹ گئی | تلخی جو اسکی ہی وہ قیامت تلک رہی

سمجھا ہے کیا گناہ کو رکھ یاد زہر ہے | گر توبہ تو اسکے لیے فادزہر ہے

ذکر توبہ

ہے بوجھ تیری پشت پہ جرم گناہ کا | جانا ہی دور دہیان نہین زاد راہ کا

جاتا ہے اس جگہ کہ کبھی تو گیا نہین | تنہا چلا ہی ساتھ کوئی آشنا نہین

معلوم کچھ نہین کہ وہان تجھپہ کیا بنے | کوئی نہین شریک اگر تجھ پہ آ بنے

درپیش وہ سفر ہے کہ دور و دراز ہے | پر شکر ہے کہ توبہ کا دروازہ واز ہے

توبہ کی ماہیت سی تو آگاہ ہی نہین ہو | توبہ فقط اتوب الی اللہ ہی نہین ہے

کر اعتقاد دل سے کہ مینے برا کیا | کسکا عدول حکم کیا ہاے کیا کیا

لازم ہے یہ ندامت و فریاد و آہ ہو | ہو عزم یہ کہ اب نہ پھر ایسا گناہ ہو

توبہ زبان سے کرتا ہی جرم و خطا کئے گیا | ہرگز نہین یہ توبہ ہنسی ہی خدا کیسا تھ

کفارہ جس گناہ کا واجب ہو دیجئے | جس فعل کی قضا ہو قضا اسکی کیجیے

واجب جو ہوئے ایسا کہ جنکی قضا نہین | تدبیر اسکی آہ و فغان کے سوا نہین

گالی کسی کو دی ہو تو کہہ تو بھی مجھکو دے | مارا ہو گر کسی کو تو کہہ مجھکو مار لے

گر بیگنہ کو قتل کیا ہی غضب کیا | کیا ہی جواب حشر گر اسنے طلب کیا

وارث سے اُس کے کہہ تو کہ اب مجکو قتل کر
یا بخش دے گناہ کو یا لے عوض میں زر

بے اذن جو لیا ہی تو فی الحال دے اگر
باقی ہنو تو اُسکی عوض مال دے اُسے

غیبت کسیکی کی ہو تو پھر اُس سی بخشوا
آپ اُسکی مغفرت کے لئے مانگ تو دعا

حق جسکا رکھ لیا ہی عنایت کر اب اُسے
گمرہ جسے کیا ہی ہدایت کر اب اُسے

فضل خدا پہ رکھ تو نظر اے گناہ گار
رحمت سے اُسکی یاس ہنو تجکو زینہار

حکایت

سابق مین ایک شخص گنہ گار تھا بڑا
کرتا تھا قتل خلق کو بے جرم و بے خطا

ظاہر ہوا فساد بہت اُسکی ذات سے
ننانوے شہید ہوے اُسکے ہاتھ سے

جب نشاء خمار سے ہوشیار کچھ ہوا
خواب گران جہل سے بیدار کچھ ہوا

پوچھا بتاؤ عالم دین کون ہی یہان
داناترین روے زمین کون ہی یہان

لوگون نے اُسکو نام کسی کا بتا دیا
راہب تھا کوئی دیر مین اُسکا پتا دیا

پھونچا جو اُسکی خدمت عالیمین خستہ حال
اظہار حال کرکے لگا کرنے یہ سوال

ہر چند روسیاہ یہ عبد ذلیل ہے
توبہ قبول کرنے کی کوئی سبیل ہے

اُس پارسا کے منھ سے یہ نکلا کہ اے جہول
تجھسے گناہگار کی توبہ نہین قبول

آیا جو اُس عزیز کو طیش اس کلام سے
اُسکا بھی سر بدن سے اُتارا حسام سے

سو آدمی تمام کیے اُس نے جب تمام
پوچھا کہ کوئی اور ہے داناتر انام

تھا ایک مرد عالم و دانائے روزگار
آوازہ اُسکا سُنکے گیا با دل فگار

تصویر پہلے کھینچ کے حال تباہ کی
پوچھی سبیل توبہ و عذر گناہ کی

اُس نے کہا کہ توبہ کا مانع کوئی نہین — یہ شاہراہ بند ابھی تنگ ہوئی نہین
بازم فلانے شہر کا ہو کر یہان سے جا — اُسجا پہ جا کے عفو کی کر حق سے التجا
پھر عزم اس بلد کا وہان سے نہ کیجیو — ذکر خدا کو ورد زبان سے نہ کیجیو
القصہ جلد اُس نے وہان سے سفر کیا — اثنا مین اس سفر کے جہان سے سفر کیا
عاصی کی دل مین حسرت جانکاہ رہ گئی — یعنی بقدر نصف کے وہ راہ رہ گئی
نازل ہوے تب اُس پہ فرشتے عذاب کے — رحمت کے بھی ملائکہ آئے شتاب سے
پہلے تو سب ملائکہ رحمت نے یون کہا — توبہ کو یہ چلا تھا اگرچہ یہین رہا
لازم نہین ہے اب کہ ملامت کرین اُسے — دو ہمکو تاکہ داخل رحمت کرین اُسے
پھر یون کیا ملائکہ قہر نے کلام — کی اس شقی نے عمر مین بسر تمام
توبہ ابھی کی تھی کہ آئی اجل اُسے — ہرگز نہ ہوگی اسکو رہائی عذاب سے
اتنے مین اک فرشتہ کہ تھا صورت بشر — بحکم خدا سے اُسکا وہان پہ ہوا گذر
چاہا انھون نے قصہ کو فیصل کرے وہی — مشکل بڑی جو آنپڑی اُسے حل کرے وہی
اُس نے کہا کہ ناپو تو گزہی یہ زمین — دیکھو تو نصف راہ یہ آیا ہے یا نہین
ناپی گئی زمین تو ثابت ہوا اُسے — بالشت بھر زیادہ یہ آیا ہے نصف سے
بس اُسکا نامہ عمل زشت دھو گیا — نیکون مین صالحون مین وہ محسوب ہو گیا
تنگی قبر و ظلمت برزخ سے بچ گیا — رحمت ہوئی وہ اُسپہ کہ دوزخ سے بچ گیا
اُسکو زیارت علماء کی اُمید تھی — اُنکے سبب سے عفو خطا کی اُمید تھی
بحسرت آرزو مین وفات اُسکی ہو گئی — برکت سے عالمون کے نجات اُسکی ہو گئی

مناجات

سید بس اب خدا سے مناجات کیجیے / رو کر دعاے عفو خطیات کیجیے

یارب اگرچہ آپ سراسر خطا ہون مین / صحبت مین اہل علم کی اکثر رہا ہون مین

مین ہون اگر ذلیل یہ رکھتے ہین آبرو / مین ایک مشت خاک ہون پر ہے کریم تو

میرے گناہ بخشدے اُنکے طفیل سے / بہجاے جسطرح خس و خاشاک سیل سے

اے خالق زمین و زمان شاہ لم یزل / رکھتا نہین ہون لائق درگاہ کچھ عمل

مانگا جو مینے تیری طرف سے عطا ہوا / جو تیرا حکم تھا نہ وہ مجھسے ادا ہوا

ہر چند نامہ میرا خطا سے سیاہ ہے / جو کچھ کیا ہے مینے سراسر گناہ ہے

اپنے گناہ و جرم سے مین شرمسار ہون / تیری نگاہ لطف کا اُمیدوار ہون

لوگ اپنے حسن ظن سے سمجھتے ہین متقی / ہر چند مین ذلیل ہون عزت یہ تینے دی

یارب بحق احمد مختار رحم کر / یارب بپاس حیدر کرار رحم کر

آثار پاے پاک پیمبر کے واسطے / خون سر مبارک حیدر کے واسطے

از بہر درد بازوے مجروح فاطمہ / از بہر ہر دو سبط نبی زوج فاطمہ

مت ہانک اپنے در سے مجھے دربدر نہ کر / محشر کے روز خلق مین رسوا نہ کر مجھے

عزت جو تیرے پاس مجھے ملتی اے خدا / ذلت اگر جہان مین ہوتی تو غم نتھا

کوئی سبیل تیرے تو اکرام کی نہین / عزت ملی جہان مین تو کچھ کام کی نہین

کیا تجھپہ حق ہے میرا کہ تجھسے دعا کرون / توبہ اگر قبول نہوے تو کیا کرون

ہان عترت رسول کا مین دوستدار ہون / اسمین جو ہو نجات تو اُمیدوار ہون

مجھسا گنہگار نہ اور اے کریم ہے	تجھسا نکوئی اور غفور الرحیم ہے
یا دافع السماء ویا سامع الدعا	یا دافع البلاء ویا واسع العطا
یا عالم العیوب ویا کاشف الکروب	یا ساتر العیوب ویا غافر الذنوب
رحمت تری عمیم ہے احسان ترا قدیم	محروم تیرے در سے کہاں جاؤں اے کریم
پیدا کیا ہے تو نے بلا اشتراک غیر	آغاز تھا بخیر اب انجام ہو بخیر

تمت

فہرست کتب

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
دینیات کی پہلی کتاب	۲/	بعد حمد ہندی	۲/
امامیہ ریڈر	۴/	مفتاح الہدایہ علامہ مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مدظلہ	۵/
العقائد	۶/	ریاض المناقب	۲/
مفاتیح الجنان علامہ سرکار مولانا السید محمد باقر صاحب قبلہ مدظلہ	۱۲/	انیس المناقب	۲/
خلاصہ جامع عباسی علامہ سرکار موصوف	۶/	جوش ماتم	۶/
ہعت ہاشی	۱۰/	دعائے مشلول	۲/
		حدیث کساء	۲/

مختصر فہرست کتبخانہ تجارتی سید ریاض الحسن موسوی تاجر کتب چوک لکھنؤ

تحفۃ العوام معتبر۔ مصدقہ حضرت بحر الذاخر
آقائے سید محمد باقر صاحب قبلہ مدظلہ عہ

مفاتیح الجنان علیہ سرکار موصوف ۱۲ر

وظائف الابرار در وظائف عہ

زین المتقین اردو وظائف ۸ر

زاد المعاد با ترجمۂ فارسی ۸

دعائے نور خوشخط کاغذ سفید ۲ر

حدیث کساء مترجم بترجمہ اردو ۲ر

دعائے مشلول ″ ۲ر

دعائے سباسب ″ ۲ر

اعمال عاشوراء و اربعین ″ ۲ر

دعائے کمیل ″ ۲ر

ریاض المناقب ۲ر

نذر صادق متعلق ۱۲ رجب کے دعا نذر و معجزہ وغیرہ ۱ر

انیس المناقب شہنشاہان سخن جناب میر انیس
و حضرت نفیس اعلی اللہ مقامہم کے عجیب
غریب اثرات کے مناقب ۲ر

ریحان غم مجموعہ مراثی جدید جناب
میر وحید صاحب طاب ثراہ عہ

جوش ماتم حصہ اول ۳ر حصہ دوم زیر طبع

بعد حمد ہندی ۲ر

ہفت بند ملا کاشی ۲ر

امامیہ ریڈر ۔ نو تالیف بطرز جدید بچوں
کے لیے یہ رسالہ نہایت مفید ہے
طلب فرمائیے ۴ر

دینیات کی پہلی کتاب مولانا
مولوی فرمان علی صاحب
قیمت ۔ ۲ر

سید ریاض الحسن موسوی تاجر کتب چوک لکھنؤ